﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤتِیْهِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20

جمعۃ المبارک 05/جولائی 2013ء

26/شعبان 1434 ہجری قمری ❁ 05/وفا 1392 ہجری شمسی

شمارہ 27

روزے ڈھال ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزے ڈھال ہیں۔ سو کوئی شخص فحش بات نہ کرے اور نہ جہالت کی بات۔ اور اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی دے تو چاہئے کہ اس سے دوبار کہے کہ مَیں روزہ دار ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فَضْلُ الصَّوْم۔ حدیث نمبر1763)

2003-2004ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

جو افضال و انوارِ الٰہی کی بارش دن رات جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہے اسے ہم کبھی شمار نہیں کر سکتے۔

❁......عربک ڈیسک، چینی ڈیسک، فرنچ ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، مجلس نصرت جہاں سکیم، پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک، تحریک وقف نو اور ایم ٹی اے کے شعبہ جات کی مساعی کا مختصر تذکرہ۔ ❁......اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں جماعت کے 36 ہسپتال اور کلینک اور 8 ملکوں میں 373 ہائر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ ❁......تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی تعداد 28300 سے اوپر ہو چکی ہے۔ ❁......ایم ٹی اے کے علاوہ دنیا کے دیگر ٹی وی چینلز اور ریڈیو کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت۔ ❁......ہومیو پیتھی کے ذریعہ سے خدمت خلق۔ دنیا کے 55 ممالک میں تقریباً 632 چھوٹے بڑے شفاخانے، کلینک کام کر رہے ہیں۔ اور ان میں ایک لاکھ ستاون ہزار سے زائد لوگوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ ❁......نادار اور ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد اور ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت بنی نوع انسان کے مختلف منصوبوں اور جماعتی ویب سائٹ کے ذریعہ ہونے والی مساعی کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور مخالفین کی ذلّت و رسوائی کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

اسلام آباد (ٹلفورڈ Surrey) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 38 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 31 جولائی 2004ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

دوسری قسط

ڈیسکس (Desks)

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کے شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد 40 ہے۔ اس کے علاوہ وائٹ پیپر کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جو خطبات ہیں ان کے تراجم میں سے مزید تین کا ترجمہ اس سال ہوا ہے۔ اس طرح کُل خطبات کی تعداد 15 ہو گئی ہے۔

محضر نامہ کی نظرِ ثانی ہو رہی ہے۔ اور اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت ’’اَلسِّیْرَۃُ الْمُطَھَّرَۃ‘‘ کی بھی نظرِ ثانی ہو رہی ہے۔ تفسیر کبیر کی چوتھی جلد کا عربی میں ترجمہ ہو گیا ہے یہ بھی مومن صاحب اور دوسرے لوگوں نے بڑی محنت سے کیا ہے اور وہ چھپ گئی ہے۔ وہ بھی یہیں تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب امید ہے کہ ہر سال ایک جلد کا ترجمہ آجایا کرے گا۔ اسی طرح عربک ڈیسک کی طرف سے انٹرنیٹ پر بھی عربی زبان میں 23 کتب اور پمفلٹس دیئے جا چکے ہیں۔ پھر رسالہ ’’التقویٰ‘‘ بھی پچھلے دو تین سال سے انٹرنیٹ پر دیا جا رہا ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے تحت قرآن کریم کے چینی ترجمہ کے علاوہ جو کتب شائع ہو چکی ہیں ان کی تعداد 11 ہے۔ اور مختلف پمفلٹس کی تعداد 7 ہے۔ پھر جہاد کے عنوان سے تین مضمون انہوں نے تیار کیے ہیں۔ اس وقت تک چینی زبان کی جو کتب ترجمہ ہو چکی ہیں اور شائع نہیں ہوئیں ان کی تعداد 10 ہے۔ انشاء اللہ وہ بھی شائع ہو جائیں گی۔

اس کے علاوہ مختلف متفرق کام بھی ہیں جو عثمان چینی صاحب اور ان کی ٹیم بڑی محنت سے کر رہے ہیں۔ اس سال تین مہینے کے لئے چینی صاحب نے چین کا دورہ بھی کیا ہے۔ وہاں بھی مختلف نئے رابطے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب دورہ تھا۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک کے تحت جہانگیر صاحب اور ان کی ٹیم کام کر رہے ہیں۔ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے فرنچ ترجمہ کو update کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "Rationality ..." جو ہے اس کا بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ خطبات وغیرہ کے متفرق بے تحاشا کام بھی ان کے ذمہ ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

اسی طرح بنگلہ ڈیسک ہے یہ بھی ترجموں کے کافی کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ساتھ ساتھ خطبات کے ترجمے بھی کر رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں سکیم

مجلس نصرت جہاں۔ اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں ہمارے 36 ہسپتال اور کلینکس کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح 8 ملکوں میں 373 ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، پرائمری سکولز ہیں۔ بورکینا فاسو میں واگا ڈوگو (Ouagadougou) میں ایک نئے سکول کا افتتاح ہو گیا ہے۔ بینن میں ایک سکول کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔

جو فرانکوفون ملک ہیں ان میں بھی پرائمری سکول کھولنے کا ایک منصوبہ بنایا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ چند سالوں میں کافی تعداد میں یہاں پرائمری سکول کھول دیئے جائیں گے جو اِن غریب ملکوں میں تعلیم پہنچانے کے لئے انشاء اللہ مددگار ثابت ہوں گے۔

اسی طرح ہمارے ہسپتالوں سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسانیت کو بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ بہت سارے مریض ہیں جو شفا پا کر یہاں سے جاتے ہیں۔ یہاں ایک واقعہ انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ: ’’ایک بچہ جو نائیجیرین عورت کا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ وہ بینن میں تھی وہاں لائی کہ یہاں کہ بڑے بڑے ہسپتالوں میں تو مَیں نے دکھا دیا ہے اور انہوں نے یہ کہہ کر مجھے فارغ کر دیا ہے کہ آج رات تک یہ بچہ فوت ہو جائے گا۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک دو دن تک زندہ رہ سکے گا۔ اس لئے ہماری طرف سے جواب ہے۔ اس عورت کا خاوند بھی کسی وجہ سے جیل میں تھا۔ یہ عورت اپنے بچہ کو لے کر جیل کی طرف جا رہی تھی کہ اپنے خاوند کو ملوا لوں اور روتی جاتی تھی۔ راستہ میں کوئی دوسری عورت اسے ملی۔ اُس نے کہا ’’ٹھیک ہے کہ تم جاؤ وہاں ملوا لاؤ لیکن یہاں ایک احمدیہ کلینک بھی ہے وہاں جاؤ۔ اُن کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بہت شفا رکھی ہے۔ امید ہے تمہارا بچہ وہاں سے شفایاب ہو جائے گا۔‘‘ تو وہ وہاں گئی۔ چنانچہ بچہ کو ڈرپ (drip) وغیرہ لگائی گئی۔ کوئی ہومیو پیتھک دوائیاں دی گئیں۔ اور وہی بچہ جس کو ڈاکٹرز لاعلاج قرار دے چکے تھے کہ یہ ایک دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا ہسپتال سے شفا پا کر گھر گیا اور جب وہ دوبارہ اُس ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تو ڈاکٹر نے کہا ’’یا تو یہ وہ بچہ نہیں ہے یا پھر بہت بڑا کوئی معجزہ ہوا ہے۔‘‘ اب ان لوگوں کو کیا پتہ کہ معجزات اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔

پریس اینڈ پبلی کیشنز

پھر ایک پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک ہے جس میں جماعت کے بارہ میں جو مختلف قسم کی خبریں ہوتی ہیں یا مختلف ممالک میں خاص طور پر بنگلہ دیش، پاکستان وغیرہ میں جو کچھ سلوک ہو رہے ہیں ان کی خبریں دنیا تک پہنچانا اور پریس کانفرنسیں وغیرہ کرنے کا کام ہوتا ہے۔ یہ رشید صاحب کے سپرد ہے۔ ان کی پانچ افراد کی ایک ٹیم ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً اخبارات میں بیان دیتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کافی پریس ریلیز بھی دی ہیں۔ اور اسی طرح ہیومن رائٹس (Human Rights) کی جو مختلف تنظیمیں ہیں اُن تک یہ پہنچاتے ہیں۔ ہمارا ان تنظیموں کو بتانے کا مقصد کوئی ان سے مدد لینا یا ان کی ہمدردی حاصل کرنا نہیں ہوتا۔ ہمارا مددگار تو خدا تعالیٰ ہے اور وہی ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے اور انشاء اللہ کرے گا۔ صرف یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ تم لوگ جو تنظیمیں بنائے پھرتے ہو اور بعض ملک تمہارے ممبر ہیں تو یہ جائزہ لو کہ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور کس طرح انسانیت کے نام پر انسانیت سوز حرکات ہو رہی ہیں۔

تحریکِ وقفِ نَو

گزشتہ سال واقفین نو کی کُل تعداد 26,321 تک پہنچ چکی تھی جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پانچ ہزار کا مطالبہ شروع میں کیا تھا۔ اس طرح ان کی تعداد 28,300 سے اوپر ہو چکی ہے۔ اور ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی دو اور ایک کی نسبت چل رہی ہے کہ اٹھارہ ہزار لڑکے ہیں اور دس ہزار لڑکیاں ہیں۔

ایم ٹی اے MTA

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام پہنچانے کا ایم ٹی اے بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور جیسا کہ جماعت کو پتہ ہے کہ ایم ٹی اے 2 کا بھی کچھ وقت سے اجراء ہو چکا ہے۔ پھر یہ ہے کہ اب بیت الفتوح بننے کے بعد ایم ٹی اے کی جو چوبیس گھنٹے کی transmit کرنے کی سہولیات ہیں وہ بیت الفتوح میں بھی میسر ہیں۔ یہاں سے بھی ہر وقت اگر لائیو (live) پروگرام دینا چاہیں تو دیا جا سکتا ہے۔ ان کے کچھ دفاتر وہاں بھی shift کر دیئے گئے ہیں۔ پھر اسی طرح ان کی لائبریری وغیرہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ بڑے اچھے طریقہ سے یہ کام کر رہے ہیں۔ سٹوڈیو کی نئے سِرے سے تزئین کی گئی ہے، اس کو بنایا گیا ہے۔

ایم ٹی اے کی سیٹلائٹ کے نئے معاہدے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کے لئے استعمال ہونے والا سیٹلائٹ ہاٹ برڈ فور (Hot Bird 4) جو تھا اس کا معاہدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ پانچ سال کے لئے پہلے کی نسبت بہت سستی قیمت پر ہو گیا ہے اور ہماری شرائط پر ہی معاہدہ ہو گیا ہے۔ تو ایم ٹی اے کی وجہ سے ہی دیکھ لیں اب اس دفعہ افریقہ میں گھانا کے دورہ کے دوران پہلی بار دنیا میں Live پروگرام جلسہ سالانہ گھانا کا دکھایا گیا ہے۔ ایم ٹی اے کی ٹیم میں اکثریت والنٹیئرز (volunteers) کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت اور وفا اور وقف کے جذبہ کے ساتھ یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔

اقبال احمد باجوہ صاحب مبلغ مڈغاسکر لکھتے ہیں کہ مڈغاسکر میں کچھ لوگ پاکستان سے آتے ہیں ان کے بارہ میں امیگریشن والوں کا رویہ بہت نامناسب ہوتا ہے اور بڑا سخت ہوتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ جب میں مڈغاسکر پہنچا تو یہ لوگ بڑی سختی سے پیش آئے اور کرائم برانچ کی پولیس ٹیم مشن ہاؤس آئی اور خاکسار کو کہا کہ ڈائریکٹر نے بُلایا ہے۔ کہتے ہیں میں اسی وقت دفتر گیا تو اُس نے پوچھا کہ آپ کس تنظیم کے آدمی ہیں اور انچارج کون ہے؟'' اس پر مربی صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا اور میرا بتایا کہ امام جماعت احمدیہ آج کل مغربی افریقہ کے دورہ پر ہیں۔ تو اُس ڈائریکٹر نے کہا کہ ہاں میں نے بھی ڈش چینل پر انہیں دیکھا تھا۔ گزشتہ رات وہ کسی کانفرنس میں گھانا کے صدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو وہ ایم ٹی اے پر یہ دیکھ رہا تھا۔ اور یہ کہنے کے ساتھ ہی اس کا لہجہ بہت نرم ہو گیا اور چند ایک کاغذات طلب کر کے وہیں انکوائری ختم کر دی اور ان کا معاملہ صاف کر دیا۔

اسی طرح صداقت صاحب لکھتے ہیں کہ: ''لوَزَرْن (سوئٹزرلینڈ کا ایک شہر۔ ناقل) میں جماعت کا تبلیغی میٹنگ کا پروگرام تھا۔ مہمانوں میں ایک صومالین نوجوان بھی تھا۔ جب یہ نوجوان صدر جماعت کے گھر آئے اور انہوں نے خلفاء کی تصویریں دیکھیں تو ساتھ آئے افریقن دوستوں کو بتانا شروع کر دیا کہ یہ پہلے خلیفہ کی تصویر ہے یہ دوسرے کی۔ اس طرح بتاتا رہا تو صدر صاحب نے بڑا حیران ہو کر پوچھا کہ تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ کون کون خلیفہ ہے؟ تو اُس نوجوان صومالین نے بتایا کہ ان کے کیمپ میں ایم ٹی اے کی سہولت موجود ہے اور وہ باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتے ہیں اور جو میرا افریقہ کا دورہ تھا اس کی بھی تفصیلات اُس نے بتائیں۔ اسی طرح کہتا ہے کہ بچوں کی کلاس بھی باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ تو یہ اس کا پہلا تعارف تھا۔ جب وہ میٹنگ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نے وہیں بیعت کر لی۔

اسی طرح جب مَیں بورکینا فاسو گیا ہوں تو وہاں اُن کے جو وزیرِ خارجہ تھے، وہ صدر سے ملنے کے لئے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن سے جب ملاقات ہوئی تو فوراً مجھے پہچان لیا اور کہا ہاں میں تمہیں ایم ٹی اے پر دیکھتا رہتا ہوں اور ہمیں فخر ہے کہ کوئی اسلام کی سچّی تصویر پیش کر رہا ہے۔ تو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ وسیع پیمانے پر دنیا کو احمدیت سے متعارف کروا رہا ہے۔

ایم ٹی اے کے علاوہ دیگر ٹی وی چینلز اور ریڈیو پر جماعت کے پیغام کی اشاعت

ایم ٹی اے کے علاوہ بھی دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف ٹی وی چینلز کے ذریعہ جماعت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ اور اس سال 1431 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 1227 گھنٹے تک یہ پیغام پہنچایا گیا ہے جو کروڑہا افراد تک پہنچا۔

اسی طرح ریڈیو اشاعتِ اسلام کا ایک بہت مفید اور کارآمد ذریعہ ہے۔ یہ بھی افریقہ کے ملکوں میں بہت شوق سے سُنا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے بھی پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ بورکینا فاسو میں جو ہمارا چھوٹا سا ریڈیو سٹیشن قائم ہے اُس کے ذریعہ سے بھی پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بورکینا فاسو میں ہی مقامی زبانوں میں ہفتہ وار پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ اور بورکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کا جو ریڈیو سٹیشن ہے یہ اب تقریباً ساڑھے سولہ گھنٹے کام کر رہا ہے۔ اور ایم ٹی اے پر خطبات کا جو Live پروگرام آتا ہے اس ریڈیو کے ذریعہ سے وہ اس کا فرنچ ترجمہ بھی ساتھ ہی دے رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ فرنچ ملک ہے۔ اب انشاء اللہ وہاں جائزہ لیا جا رہا ہے کہ ان کا جو دارالحکومت ہے وہاں ہم اپنا ٹی وی سٹیشن بھی قائم کر دیں جو ڈش سیٹلائٹ کے ذریعہ سے نہیں بلکہ جس طرح عام ٹی وی کو ہر کوئی سادہ انٹینا لگا کر سُن لیتا ہے اس طرح سُنا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

ایک خاتون لکھتی ہیں: ریڈیو احمدیہ نے میری زندگی میں ایک تغیر پیدا کر دیا ہے۔ کہتی ہیں اس کو سننے سے قبل میں نہایت غصّہ والی تھی، غصیلی تھی اور تحمل اور بردباری کا بھی مجھے کچھ پتہ نہیں تھا۔ اور میرا سارا خاندان مجھ سے مایوس تھا۔ کہتی ہیں میں ریڈیو احمدیہ پر تربیتی تقاریر سنتی ہوں تو ان کے سننے سے میرے اندر بڑا تحمل پیدا ہو گیا ہے۔ حتّٰی کہ میرے عزیز، رشتہ دار بھی حیران ہونے لگ گئے ہیں کہ یہ انقلاب تمہارے اندر کس طرح ہوا؟ تو یہ دیکھیں کہ صرف جماعت ہی فائدہ نہیں اٹھا رہی بلکہ غیر بھی تربیتی پروگراموں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ایک عیسائی گُم سُوْرِے صاحب تھے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا۔ ایک سڑک پر چند لوگوں کی معیت میں چل رہا ہوں۔ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں اور سڑک پر ایک بہت بڑا گڑھا ہے جس میں سب لوگ گرنے والے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے سخت پریشانی ہوئی مگر اچانک دائیں سمت سے ایک راستہ نظر آتا ہے اور آسمان سے لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ اور اَللّٰـہُ اَکْبَر کی صدائیں آ رہی ہیں۔ کہتے ہیں میں ادھر سے گزر جاتا ہوں اور منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہوں۔ کہتے ہیں جب میں صبح اٹھا تو تھوڑی دیر بعد جب اپنا وہی بورکینا فاسو کا ریڈیو آن (on) کیا تو بعینہٖ وہی لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰـہُ اَکْبَر کے ترانے بلند ہو رہے تھے جو مَیں رات کو خواب میں دیکھ چکا تھا۔ تو وہ کہتے ہیں اسی وقت میں نے فیصلہ کیا کہ جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ افریقہ کے لوگوں کو شاید اتنا شعور نہیں ہے، وہ اتنا غور نہیں کرتے۔ اُن میں جو نورِ فراست ہے وہ جس طرح کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں بہت سارے نام نہاد ترقی یافتہ ملکوں سے زیادہ ہے۔

وَترا عثمان صاحب ایک گاؤں کے امام تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ریڈیو سننے سے قبل جو کچھ اسلامی تعلیم حاصل کی بھی وہ نہایت خشک تھی اور مشکل اور متشدد قسم کی تھی۔ مگر احمدیہ ریڈیو نے جو نہایت آسان اور حسین تفسیر پیش کی ہے اس کا جواب نہیں۔ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جو کہا گیا تھا کہ وہ گردنوں کے بوجھ اُتارے گا تو ریڈیو اسلامک احمدیہ کے ذریعہ سے واقعتاً وہ بوجھ اُتر گیا ہے۔ اور ہم اب ریڈیو سُننے سے اُکتاتے نہیں ہیں۔

سانو اسحٰق صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے محلّہ کی مسجد میں غیر از جماعت امام نے احمدیت کے خلاف خطبہ دیا اور ریڈیو احمدیہ سننے سے بڑی سختی سے منع کیا۔ میں نے امام صاحب سے کہا کہ اگر ہم ریڈیو سنیں گے نہیں تو حقیقت کیسے معلوم ہو گی؟ تو امام صاحب نے کہا نہیں۔ اس پر میں نے کہا۔ اچھا پھر یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ بوبوجلاسو جو شہر ہے (بورکینا فاسو کا ایک شہر۔ ناقل) اس میں پائے جانے والے تمام فرقوں کے نام پرچیوں پر لکھ کر کسی بچہ سے قرعہ نکلواتے ہیں۔ جو بھی نام نکلے گا وہی سچی جماعت ہو گی۔ تو کہتے ہیں اس طرح ہم نے سارے فرقوں کے نام لکھ کے قرعہ ڈالا تو جب بچہ نے قرعہ نکالا تو جماعت احمدیہ کا نام نکلا۔ اب ذرا آگے سنیں۔ کہتے ہیں اس بات پہ امام کی تسلّی نہیں ہوئی۔ دوسری مرتبہ قرعہ نکالا پھر جماعت احمدیہ کا نام نکلا۔ پھر اس کی تسلّی نہیں ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ قرعہ نکالا پھر جماعت احمدیہ کا نام نکلا۔ تو کہتے ہیں سب حیران رہ گئے اور امام کو بڑی شرمندگی ہوئی۔ تو یہ انسانی منصوبے تو نہیں بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کی تدبیریں ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دنیا میں ظاہر کر رہا ہے۔

اسی طرح گھانا، نائیجیریا، گیمبیا وغیرہ مختلف ملکوں میں اور بینن میں، یوگنڈا میں، آئیوری کوسٹ میں جو ملکی ریڈیو ہیں ان پر جماعت کو مسلسل کئی کئی گھنٹے جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کی، اسلام کا امن پسند پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے۔ پھر جزائر فجی ہے، ہالینڈ ہے، ناروے ہے۔ وہاں بھی ایسے پروگرام جو ایم ٹی اے پر نشر ہوتے رہے ہیں ان کو دیکھ کر کئی لوگ احمدی ہوئے۔ فرانس کے امیر صاحب نے بھی ذکر کیا کہ ایک خاندان اس طرح احمدی ہوا۔

اسی طرح امیر صاحب ناروے لکھتے ہیں 7 مئی 2004ء کا جو میرا خطبہ تھا وہ انہوں نے سُنا۔ پتہ نہیں یہ کس بارہ میں تھا۔ تو ایک غیر از جماعت دوست نے انہیں فون کیا اور ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سُن کر میرے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور میری دنیا بدل گئی ہے۔ پھر انہیں دعوۃ الامیر اور چند دوسری کتابیں بھی دی گئیں اور چند دنوں بعد وہ آئے اور انہوں نے بیعت پر اصرار کیا تو ان کو سمجھایا گیا کہ ابھی اور سوچ لیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں مجھے سب پتہ ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ مجھے جماعت کی خاطر قربانی بھی کرنی پڑے گی اور مَیں سب سوچ سمجھ کر ہی بیعت میں شامل ہو رہا ہوں۔

اسی طرح مبلغ صاحب گیانا نے بھی اسی طرح کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ افریقہ کے دورہ کی جو جھلکیاں پیش کی جا رہی تھیں۔ اس کو دیکھ کر اور خطبہ جمعہ سُن کر تین افراد نے بیعت کی۔ پھر ایک شیعہ عالم نے ایم ٹی اے کو ہی دیکھ کر کچھ سوال اٹھائے۔ ان کو بھی جب لٹریچر دیا گیا تو تسلّی ہوئی اور وہ بھی اپنے 250 ماننے والوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہوئے۔

ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمتِ خلق

ہومیو پیتھی کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اور 55 ممالک میں تقریباً 632 چھوٹے بڑے شفا خانے، کلینک کام کر رہے ہیں۔ اور ان میں ایک لاکھ ستاون ہزار سے زائد لوگوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ جن میں سے 26,000 سے زائد غیر از جماعت بلکہ غیر مسلم بھی تھے۔ یہ کلینک انگلستان، جرمنی، افریقن ممالک میں بھی مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی کام کر رہے ہیں۔ گھانا کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ وہاں ''بوادی'' (Boadi) میں جو کماسی کے قریب ایک جگہ ہے، طاہر ہومیو کمپلیکس قائم ہے جہاں دوائیاں بھی بنتی ہیں اور مختلف دوائیوں کی جو پوٹینسیز ہیں وہ خود ہی بنائی جاتی ہیں اور بوتلیں، شیشیاں ہر چیز مکمل طور پر خود ہی بنائی جاتی ہے۔ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے والا کلینک ہے بلکہ وہ ارد گرد بھی سپلائی کرتے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی، کینیڈا میں بھی، امریکہ میں بھی، قادیان میں بھی اس طرح کے کلینک کام کر رہے ہیں جہاں 35,000 سے زائد افراد کا علاج کیا گیا۔

پھر اسی طرح طاہر ہومیو انسٹی ٹیوٹ ربوہ جو ہے خدام الاحمدیہ کے تحت چل رہا ہے۔ وقار منظور بسراء صاحب اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ بڑے خدمت کے جذبہ سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس سال 91,000 سے زائد مریضوں کو دیکھا۔ اور اس میں سے 42,000 کے قریب غیر از جماعت تھے۔ پھر دوسرے ممالک سے بھی لوگ یہاں آئے۔ یہ مختلف نسخے استعمال کرتے ہیں اور حضرت

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر254

مکرم محمد اوشن صاحب و فیملی

مکرم محمد اوشن صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق مراکش سے ہے۔ میری عمر 67 سال ہے اور میں گزشتہ 45 سال سے بیلجیم میں رہائش پذیر ہوں۔ قبول احمدیت سے قبل میں ایک سنی مسلمان خاندان کا فرد تھا۔ ایک عام حقیقت پسند مسلمان کی طرح میں بھی مسلمانوں کے انحطاط کو دیکھ کر کڑھتا اور پریشان ہوتا رہتا تھا۔ میری سوچوں نے یہی نتیجہ نکالا تھا کہ آج مسلمانوں کا یہ حال صحیح اسلامی تعلیمات سے ہٹنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ گو شیعہ اور سنی مسلمانوں کے دو بڑے فرقے ہیں لیکن جب میں ان کے عقائد اور اعمال پر نظر کرتا تو کہتا کہ نہ جانے وہ حقیقی اسلام کہاں غائب ہو گیا ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے چھوڑ کر گئے تھے؟ صحیح اسلام کی تلاش میں مَیں مختلف ٹی وی چینلز پر علماء کی باتیں بھی سنتا لیکن کسی کی بات بھی دل کو نہ لگتی۔

مسیح ناصری اور امت محمدیہ کا مستقبل

ہم مروجہ عقائد کے زیر اثر مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے قائل تھے بلکہ سمجھتے تھے کہ اسلام کی حالت مسیح ابن مریم کی آمد کے بغیر درست نہیں ہوسکتی باوجود یہ عقیدہ رکھنے کے جب قرآن کریم میں مسیح علیہ السلام کے بارہ میں رَسُوْلًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيْل اور مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ کے الفاظ پڑھتے تو سوچنے پر مجبور ہو جاتے کہ ایک ایسے رسول کی امت محمدیہ میں آمد کیونکر ہو سکتی ہے جسے قرآن کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا اور جس نے خود آ کر کہا تھا کہ میں توریت کا تابع نبی ہوں اور اس کے احکام کی تصدیق کرنے کے لئے آیا ہوں؟!

خضر علیہ السلام سے منسوب معجزات

علاوہ ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خضر علیہ السلام کے ساتھ قصہ مجھے عجیب حیرت میں مبتلا کر دیتا تھا کہ خدا کا ایک اولوالعزم رسول اور ایک صاحب شریعت نبی حضرت خضر علیہ السلام سے کہتا ہے کہ مجھے اپنی پیروی کرنے دیں اور مجھے کچھ سکھائیں۔ پھر اس استاد نے پہلی بات یہ سکھائی کہ ایک بے گناہ اور معصوم بچے کا خون کر دیا اور دلیل یہ دی کہ اس نے بڑے ہو کر کفر اختیار کر لینا تھا۔ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو غیب کی خبریں دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن اس واقعہ کو درست مان لیں تو یقین کرنا پڑتا ہے کہ اس میں مذکور عبدِ صالح کو شرعی نبی سے کہیں زیادہ علم غیب عطا ہوا تھا۔

{اس بارہ میں ہم پہلے بھی وضاحت کر چکے ہیں کہ یہ دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کشف تھا جس کے ذریعہ آئندہ کی خبریں دی گئی تھیں ورنہ اگر اس کو ظاہر پر محمول کر لیا جائے تو ایسے ہی منطقی سوال پیدا ہوں گے جیسے مکرم محمد اوشن صاحب کے ذہن میں پیدا ہوئے جن کا کوئی معقول جواب نہیں ملے گا۔ (ندیم)}

دیگر سوال

اسی طرح سورۃ التکویر کی آیات ﴿وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ﴾ کی رائج تفسیر یہ تھی کہ یہ واقعات روزِ قیامت رونما ہوں گے۔ میں ان کے بارہ میں بھی اکثر سوچتا تھا کہ جب قیامت کے دن ہر چیز نے فنا ہو جانا ہے تو پھر یہ بتانے کا کیا مطلب کہ سورج اپنی روشنی کھو دے گا اور پہاڑ چلائے جائیں گے؟

ان تمام امور کی صحیح، معقول اور مطمئن کرنے والی تفسیر ہمیں ایم ٹی اے سے ملی۔ جس کے بعد ہمیں محسوس ہوا کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے جس میں ہر زمانے کے بارہ میں پیشگوئیاں اور ہمارے روزمرہ کے مسائل کا حل موجود ہے۔

ایم ٹی اے اور لقاء مع العرب

1997ء کی بات ہے کہ میری بیوی مکرمہ تاجا وینی صاحبہ کو ایک دن ایم ٹی اے مل گیا اس وقت اس پر پروگرام لقاء مع العرب لگا ہوا تھا۔ میری اہلیہ یہ پروگرام بڑے شوق سے دیکھنے لگی۔ میری اہلیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اندازِ تکلم اور تبحر علمی سے بہت متاثر تھی اور یہی کہتی تھی کہ مسلمانوں کے یہ عالم ہمیشہ حق بات ہی کہتے ہیں اور نہایت معقول تفسیر پیش فرماتے ہیں۔

ان دنوں میں میں بیلجیم کی ایک مسجد میں بطور مؤذن ڈیوٹی دیتا تھا۔ اس وقت لقاء مع العرب ہفتہ میں ایک بار آتا تھا۔ میری اہلیہ تو یہ پروگرام باقاعدگی سے دیکھتی تھی لیکن میں جب گھر لوٹتا تو اس وقت ایم ٹی اے پر انگریزی یا دیگر زبانوں میں پروگرام آرہے ہوتے تھے جن کی مجھے کوئی سمجھ نہ آتی تھی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور جماعت سے کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔

قبول احمدیت کا سفر

میں ایم ٹی اے پر اکثر پاکستانی اشخاص کو دیکھتا تھا اس لئے غلطی سے یہ سمجھتا تھا کہ شاید ہر پاکستانی ہی احمدی ہے۔ اسی خوش فہمی کے زیر اثر بیلجیم میں جب بھی میں کسی پاکستانی کو دیکھتا تو اس سے سوال کرتا کہ کیا تم مسلمان ہو؟ وہ کہتا الحمدللہ۔ پھر جب میں یہ پوچھتا کہ کیا تم احمدی ہو؟ تو وہ کہتا: أَعُوْذُ بِاللّٰه، وہ تو کفّار ہیں۔ ان کے ایسے جواب بھی مجھے جماعت کے بارہ میں تحقیق کرنے سے نہ روک سکے۔ میں نے اپنے ساتھ اپنے داماد کو بھی اس تحقیق میں شریک کر لیا۔ اس نے مجھے انٹرنیٹ سے بیلجیم میں جماعت احمدیہ کا پتہ نکال کر دیا۔ پھر ہم دونوں ایک روز مرکزِ جماعت بھی پہنچ گئے، وہاں پر مربی صاحب نے ہمارا بہت اچھی طرح استقبال کیا۔ بڑی محبت سے ہمارے سوالوں کا جواب دیا اور ہمیں کچھ کتب اور لٹریچر بھی دیا۔

یہ جون 2010ء کی بات ہے۔ اس کے بعد ہم دو ماہ کے لئے مراکش چلے گئے۔ اس عرصہ میں میں نے کتب بھی پڑھ لیں اور دعا بھی کی تو مجھے انشراح صدر ہو گیا۔ لہٰذا واپسی پر اگست 2010 میں مَیں نے بیعت کر لی۔ اور یوں مجھے اپنی منزل مقصود اور گُم گشتہ متاع مل گئی ہے۔

مجھے جماعت کی صداقت پر دلیل کے طور پر اور ثبات قدم کے لئے کسی رؤیا وغیرہ کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں نے قبول احمدیت سے قبل ہی بکثرت یہ دعا کی تھی کہ اے خدایا میری حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی فرما دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے اس جماعت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات

یوں تو 2010ء کے آخر پر بیلجیم میں حضور انور کی آمد پر ہم حضور انور سے مل چکے تھے لیکن تفصیلی ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ پھر اپریل 2011ء میں جماعت احمدیہ بیلجیم نے نومبائعین کی خلیفۂ وقت سے ملاقات کے لئے ایک سفر کا بندوبست کیا۔ چنانچہ اس سفر میں ہماری یہ بڑی خواہش بھی پوری ہوئی اور خلیفہ وقت کی زیارت اور ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا جو زندگی کا ایسا تجربہ ہے جس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

تبدیلی

احمدیت نے مجھے یکسر بدل دیا۔ میری شخصیت اور میری زندگی میں تبدیلی آ گئی۔ دل سکون سے اور روح اطمینان سے بھر گئی۔ اب یہی خواہش باقی ہے کہ کاش تمام دنیا اس حقیقی اسلام سے آشنا ہو جائے جو مجھے ملا ہے۔

مکرم محمد اوشن صاحب کی اہلیہ مکرمہ تاجا وینی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ بیعت کے بعد میرے خاوند میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی۔ قبل ازیں وہ بہت غصیلے مزاج کے تھے اور بات بات پر بھڑک اٹھتے تھے لیکن قبول احمدیت کے بعد ان کی یہ عادت جاتی رہی اور طبیعت میں بہت ٹھہراؤ آ گیا۔ الحمدللہ۔

برف کے پہاڑوں سے

مکرم محمد اوشن صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

گزشتہ برس 2012ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت سے پہلے مَیں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک مسجد میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد ادا کر رہا ہوں، ایسے میں اذان کی آواز سنتا ہوں۔ نماز ختم کر کے دیکھتا ہوں کہ اسی مسجد میں کچھ فاصلے پر ایک جم غفیر کے درمیان ایک شخص اذان دے رہا ہے اور اس کے ساتھ امام بھی ہے۔ میں جلدی جلدی ان کی طرف دوڑ کر جانے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ امام کے ساتھ پڑھی جانے والی باجماعت نماز میں شامل ہو سکوں۔ ایسے میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مجھ سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ میں ننگے پاؤں چلنا شروع کرتا ہوں تو راستے میں بہت سے برف کے پہاڑ عبور کرنے پڑتے ہیں لیکن میں بالآخر وہاں پہنچ جاتا ہوں۔ مجھے پہلی صف میں تو جگہ نہیں ملتی لہٰذا میں اکیلا ہی دوسری صف میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ پھر لوگ آتے جاتے ہیں اور دوسری صف بھی مکمل ہو جاتی ہے۔

میرے خیال میں اس خواب میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس پر آپ نے مسیح موعود کے ظہور پر برف کے پہاڑوں پر سے بھی گزر کر اس تک پہنچنے اور اس کی بیعت کرنے کی وصیت فرمائی ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اس رؤیا سے تسلی عطا فرمائی تھی کہ میں نے اس مذکورہ حدیث پر عمل کرتے ہوئے امامِ وقت کی بیعت کرنے اور اس کی جماعت سے آ ملنے کی توفیق پائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

انبیاء کے زمانے کا احساس

مکرمہ تاجا وینی صاحبہ اہلیہ محمد اوشن صاحب بیان کرتی ہیں کہ:

گو ایم ٹی اے سے میرا تعارف 1997ء میں ہوا تھا پھر 2010ء میں اچانک ایم ٹی اے العربیہ مل گیا جس پر لقاء مع العرب دیکھا تو مجھے یاد آ گیا کہ یہ وہی چینل ہے جو کسی زمانے میں میں بڑے شوق سے دیکھا کرتی تھی۔ 2010ء میں میرے خاوند نے تو اپنی تحقیق مکمل کر کے بیعت کر لی لیکن میرا خیال تھا کہ بیعت تو خلیفہ وقت کے ہاتھ پر ہونی چاہیے لہٰذا میں نے اس وقت بیعت نہ کی۔ پھر جب اسی سال کے آخر پر حضور انور بیلجیم تشریف لائے تو ہم بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ اس ملاقات کے بارہ میں مَیں یہی کہتی ہوں کہ فرطِ جذبات سے آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اگرچہ ہم سابقہ انبیاء کے زمانے سے بہت دُور تھے لیکن حضور انور کی مجلس میں بیٹھ کر بلا مبالغہ ہماری یہ کیفیت اور احساس تھا کہ جیسے ہم انبیاء کے زمانے میں آ گئے تھے۔

حقیقی اسلام کی زندہ تصویر

مکرم محمد اوشن صاحب کی بیٹی عائشہ وینی صاحبہ نے بھی بفضلہٖ تعالیٰ بیعت کر لی ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ:

والد صاحب کی بیعت اور ان کی مختلف دینی مسائل اور آیات قرآنیہ کی معقول تشریح نے مجھے بھی احمدیت کی طرف مائل کرنا شروع کر دیا، اور میں بھی اپنی والدہ کے ہمراہ برسلز میں جماعت کی مسجد میں جانے لگی۔ وہاں پر مختلف احمدی عورتوں سے ملاقات کے نتیجے میں اسلام کی محبت میرے دل میں پنپنے لگی۔ پھر میں نے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی تو وہاں پر جماعت برطانیہ کی طرف سے مہمانوں کی عزت و تکریم اور حسن سلوک نے مجھے حیرت زدہ کر دیا۔ اس جلسہ میں مجھے حقیقی اسلام کی زندہ تصویر نظر آ گئی اور میں نے اسی جلسہ میں ہی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد جہاں دل سکون و اطمینان سے معمور ہوتا چلا گیا وہاں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت میں بھی ترقی ہوتی گئی اور انسانیت سے محبت اور ان کی ہمدردی کا جذبہ بھی پروان چڑھتا گیا۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

زیارت اور بیعت

مکرم محمد اوشن صاحب کے داماد محمد وینی صاحب نے بھی بیعت کر لی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

گو میں مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا تھا اور صوم وصلاۃ کی پابندی کرتا تھا لیکن ان کی کوئی روحانی تاثیر اپنے اندر محسوس نہ کرتا تھا۔ نوجوانی میں مجھے مسلمانوں کے حالات کو دیکھ کر سخت کوفت ہوتی تھی اور یہی دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حق و سچ کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ بیلجیم آیا تو میرا خیال تھا کہ یہاں آزادی ہے اور مسلمان اپنے دین پر مضبوطی سے کاربند ہوں گے۔ لیکن یہاں یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ مادہ پرستی اور تجارت کا دَور دَورہ ہے حتی کہ مسجدیں بھی اس سے خالی نہیں ہیں۔ مساجد میں ہمیں جو باتیں بتائی جاتی تھیں ان کو زبردستی منوانے اور آنکھیں بند کر کے تسلیم کروانے کا رنگ غالب ہوتا تھا۔ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی رفع کے بارہ میں شکوک تھے لیکن علماء کے خوف سے زبان نہ کھولتا تھا۔ پھر جب میرے سسر کا ایم ٹی اے سے تعارف ہوا تو میری مختلف مسائل پر ان سے بات ہونے گی اور میں بھی ان کے ساتھ ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ میں جماعت کی طرف سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب دفاع سے بہت متاثر ہوا۔ پھر جب ہم مرکزِ جماعت میں گئے تو مکرم احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ نے ہمارے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ میرے سسر صاحب نے بیعت کر لی لیکن میں مزید غور کرتا رہا تا آنکہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیلجیم تشریف لائے۔ اس موقعہ پر میرے سسر صاحب نے مجھے بھی بلا لیا۔ میں گیا اور حضور انور کو دیکھتے ہی بیعت کا ارادہ کر لیا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھتے ہی ایک عجیب تسلی اور اطمینان دل میں جاگزیں ہو گیا اور میں نے فوراً بیعت کر لی۔

حضور انور کے کردار اور عمل کی پختگی کے بارہ میں خطبات سن کر پتہ چلتا ہے کہ یہی خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ ہے جو ہر آن اپنی جماعت کے دینی، اخلاقی اور روحانی امور کی نگرانی کرتا اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام امت کو خلافت کی آغوش میں آنے اور احمدیت کے پلیٹ فارم پر ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

سیرۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط12)

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں

اب مَیں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی بعض قربانیوں کا ذکر کرتا ہوں۔لیکن اس سے پہلے میں قربانی کی حقیقت کے متعلق کچھ تشریح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ آپ لوگ سمجھ سکیں کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں کس شان کی تھیں۔

قربانی کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ اصل قربانی یہ نہیں ہے کہ انسان سے کوئی چیز زبردستی چھین لی جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ لوگوں کے نفع کے لیے ایسے حالات میں قربانی دی جاوے کہ اس سے بچنا انسان کے اختیار میں ہو۔ دنیا میں ہزاروں لوگ ہر روز مرتے ہیں مگر کوئی نہیں کہتا کہ وہ قربانی کرتے ہیں۔ ہزاروں لوگ ملک چھوڑ کر چلے جاتے ہیں مگر کوئی نہیں کہتا کہ وہ قربانی کرتے ہیں۔ اوراس کی یہی وجہ ہے کہ موت انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔اور ملک چھوڑنے والے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدہ کے لئے ملک چھوڑتے ہیں۔رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کو آپ لوگ دیکھیں گے کہ وہ ایسی ہی ہیں کہ جن کو آپ نے اپنی مرضی سے پیش کیا اور لوگوں کے نفع کے لیے پیش کیا نہ کہ اپنے کسی فائدہ کے لیے۔

دائمی عمل

پھر سچی قربانیوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ایک وہ قربانی ہے جو وقتی ہوتی ہے اور دوسری وہ جو دائمی ہوتی ہے۔ دائمی قربانی اعلیٰ ہے اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں میں یہی رنگ پایا جاتا ہے۔ بلکہ آپ کی نسبت روایت ہے کہ آپ ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ وہی نیک کام اچھے ہوتے ہیں جو دائمی ہوں۔(بخاری کتاب الرقاق باب القَصد و المداومة علی العمل)۔پس ہمیشہ جب نیکی شروع کرو تو اسے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرو۔

قربانیوں کی مزید اقسام

قربانی کی اِن دونوں قسموں کی آگے پھر دو قسمیں ہیں۔ ایک قربانی جسے دوسرے وصول کرتے ہیں۔ دوم وہ قربانی جسے انسان خود پیش کرتا ہے۔ پہلی قسم کی قربانی یہ ہے کہ مثلاً لوگ اسے اس لئے ماریں کہ وہ صداقت کو چھوڑ دے مگر انسان نہ چھوڑے۔ اس کا نام ہم جبری قربانی رکھ لیتے ہیں۔ اور دوسری قربانی یہ ہے کہ انسان کے پاس مال ہو اور وہ دوسروں کے فائدہ کے لئے اپنی مرضی سے اسے خرچ کرے۔ اس کا نام ہم طوعی قربانی رکھ لیتے ہیں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ابتلا دونوں ہی قسم کے تھے۔آپ پر لوگوں نے جبر کیا۔ اس لئے کہ آپ صداقت کو چھوڑ دیں مگر آپ نے اسے نہ چھوڑا۔اسی طرح آپ نے بہت سی قربانیاں ایسی کیں کہ جن کے لیے واقعات نے آپ کو مجبور نہیں کیا تھا۔

پھران دونوں قسموں کی بھی آگے دو قسمیں ہیں۔

(1) اِستِکرَاھی یعنی ایسی قربانی جو انسان واقعات سے مجبور ہو کر پیش کرتا ہے مگر اس کا دل اسے ناپسند کرتا ہے۔اور (2) رضائی۔یعنی ایسی قربانی کہ انسان واقعات سے مجبور ہو کر اسے پیش کرتا ہے مگر پھر بھی اُس کا دل اسے پسند کرتا ہے۔ امرِ اوّل کی مثال جنگ ہے کہ نیک لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں لیکن پھر بھی دنیا کے نفع کے لیے اسی ناپسندیدہ شے کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور دوسری مثال لوگوں کو تعلیم کے لیے مال اور وقت خرچ کرنا ہے کہ اس قربانی کو وہ خوشی سے اور رغبتِ قلبی سے دینا پسند کرتے ہیں۔یا قوم کی راہ میں موت ہے کہ اپنے آپ کو خود تو ہلاک نہیں کرتے۔ جب جان دیتے ہیں تو لوگوں کے فعل کے نتیجہ میں دیتے ہیں۔مگر خواہش رکھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں موت آئے۔ پس یہ قربانی گو جبری ہے مگر ہے رضائی، یعنی دل اسے پسند کرتا ہے۔رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں دونوں ہی قسم کی تھیں۔آپ نے وہ قربانیاں بھی کیں جو اِستکراہی تھیں۔یعنی لوگوں کے نفع کے لیے آپ نے ایسے کام کئے کہ جو آپ کو ذاتی طور پر ناپسند تھے مگر دنیا کے نفع کے لیے آپ نے اپنے میلان کو قربان کر دیا۔جیسے آپ کی جنگوں میں شرکت۔اور ایسی قربانیاں بھی کیں کہ جنہیں آپ طبعاً پسند فرماتے تھے جیسے مال اور آرام کی قربانیاں۔

پھر قربانیوں کی یہ قسمیں بھی ہیں۔ ایک وہ قربانیاں جو کسی عارضی مقصد کے لیے ہوں۔ دوسری وہ قربانیاں جو کسی دائمی صداقت کے لیے ہوں۔ دوسری قسم کی قربانیاں اعلیٰ ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ تمام ذاتی نفعوں کے خیال سے بالا ہوتی ہیں۔رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں جیسا کہ آپ لوگ دیکھیں گے اِسی قسم کی تھیں۔آپ نے کسی عارضی مقصد کے لیے قربانیاں نہیں کیں بلکہ دائمی صداقتوں اور بنی نوع انسان کی ابدی ترقی کے لیے قربانیاں کی ہیں۔پس آپ کی قربانیاں کیا بلحاظ نیت کے اور کیا بلحاظ مقصد کے اور کیا بلحاظ قربانی کی کمیت اور کیفیت کے نہایت عظیم الشان ہیں بلکہ حیرت انگیز ہیں اور اگلوں اور پچھلوں کے لیے نمونہ۔آپ نے خود ہی دنیا کے دائمی نفع کے لیے اور دائمی صداقتوں کے قیام کے لیے خوشی سے قربانیاں نہیں کیں بلکہ آپ نے اپنے اَتباع کو بھی یہی تعلیم دی کہ وہ بھی خوشی سے قربانیاں کریں تا کہ دنیا ترقی کرے۔ چنانچہ آپ خدا تعالیٰ سے حکم پا کر فرماتے ہیں:

وَلَنَبلُوَنَّکُم بِشَیْءٍ مِّنَ الخَوفِ وَالجُوعِ وَنَقصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِینَ۔ الَّذِینَ إِذَا أَصَابَتهُم مُّصِیبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَیهِ رَاجِعونَ۔

(البقرة:157,156)

ہم ضرور تمہارے ایمان کے کمال کو ظاہر کریں گے۔اس طرح سے کہ تمہیں ایسے مواقع میں سے گزرنا پڑے گا کہ تمہیں صداقتوں کے لئے خوف اور بھوک کا سامنا ہو گا۔ اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔پس جو لوگ ان مشکلات کو خوشی سے برداشت کریں گے اور کہیں گے کہ خدا کی چیز خدا کی راہ میں قربان ہوگئی، انہیں خوشخبری دے کہ ان کی یہ قربانیاں ضائع نہ ہوں گی۔

قربانیوں کی شِقّیں

جس طرح قربانیاں کئی اقسام کی ہوتی ہیں اسی طرح وہ کئی شِقّوں کی بھی ہوتی ہیں۔مثلاً:-

(1) شہوات کی قربانی یعنی شہوات کو مٹا دینا
(2) جذبات کی قربانی یعنی جذبات کو مٹا دینا۔
(3) مال کی قربانی
(4) وطن کی قربانی یعنی وطن چھوڑ دینا۔
(5) دوستوں کی قربانی
(6) رشتہ داروں کی قربانی یعنی خدا کے لئے اُن کو چھوڑ دینا۔
(7) عزت کی قربانی یعنی خدا تعالیٰ اور دائمی صداقتوں کے لیے ذلت کو برداشت کرنا یا عزت حاصل کرنے کے مواقع کو چھوڑ دینا۔
(8) آرام کی قربانی
(9) آسائش کی قربانی
(10) آئندہ نسل کی قربانی
(11) رشتہ داروں کے احساسات کی قربانی
(12) اپنی جان کی قربانی
(13) دوستوں کے احساسات کی قربانی

اب میں یہ بتلاتا ہوں کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب قسم کی قربانیاں کی ہیں۔

شہوات کی قربانی

شہوات کی قربانی اِس سے ثابت ہے کہ آپ نے جوانی کی عمر میں ایک ادھیڑ عمر کی عورت سے شادی کی۔ اور آپ کی زندگی بتاتی ہے کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ آپ کی بیوی آپ کو اپنی طرف مائل نہ رکھے۔ بلکہ آپ دنیا کی ترقی کے متعلق کوششوں میں مشغول رہ سکیں۔جس وقت آپ نے یہ شادی کی ہے اُس وقت آپ نے ابھی نبوت کا دعویٰ نہ کیا تھا۔ اور مذہبی وجہ سے آپ سے اخلاص کی صورت پیدا نہ تھی۔ پس آپ سمجھتے تھے کہ جوان عورت کی خواہشات چاہیں گی کہ اُس کی طرف توجہ کی جاوے اِس لئے آپ نے ادھیڑ عمر کی عورت سے شادی کی اور یہ آپ کی بہت بڑی قربانی تھی۔آپ اُس وقت 25 سال کے جوان تھے اور آپ کی جسمانی حالت ایسی تھی کہ 63 سال کی عمر میں بھی صرف چند بال سفید آئے تھے اور آپ ایسے مضبوط تھے کہ آپ ہی نمازیں پڑھاتے تھے اور آپ ہی لشکروں کی کمان کرتے تھے۔ پس وہ شخص جو بڑھاپے میں بھی نہایت قوی تھا وہ بھرپور جوانی کے وقت نوجوان عورتوں کو چھوڑ کر ایک ادھیڑ عمر کی عورت سے اس لئے شادی کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت خدمتِ مخلوق میں لگا سکے۔اس سے بڑھ کر شہوات کی قربانی اور کیا ہو سکتی ہے۔

پھر جوانی کی عمر میں تو آپ نے ادھیڑ عمر کی عورت سے اس لیے شادی کی کہ وہ آپ کے سارے وقت پر قابو نہ پالے اور جب آپ ادھیڑ عمر کو پہنچے اور آپ نے دیکھا کہ اب عورتوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو آپ سے مذہبی طور پر اخلاص رکھتی ہے اور آپ کے ساتھ مل کر ہر قسم کی مذہبی قربانی کے لیے تیار رہے گی تو اُس وقت اس نیت سے کہ شریعت کے مختلف مسائل کو قوم میں رائج کر سکیں آپ نے کئی جوان عورتوں سے شادی کی اور اُس بوجھ کو اٹھایا جو نوجوانوں کی بھی کمر توڑ دیتا ہے۔ گویا دونوں زمانوں میں جوانی میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی آپ نے شہوات کی قربانی کی۔ کیونکہ عائشہؓ کی شادی کے بعد دوسری عورتوں سے شادی ایک زبردست قربانی تھی۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

اصل مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مسلمان ہے۔ وہ مسلمان ہے جو اعلان کرے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی مانتا ہوں، خاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں۔ اور اس تعریف کے مطابق احمدی مسلمان ہیں اور عملاً بھی اور اعتقاداً بھی دوسروں سے بڑھ کر مسلمان ہیں۔

اس اعلان کے بعد ہمیں زبردستی غیر مسلم بنا کر کچھ بھی ظلم یہ آئینی مسلمان ہم پر کریں یا وہ مسلمان جو آئین کی رو سے مسلمان ہیں، ہم پر کریں، یا حکومتیں اور اُن کے وزراء کی اشیر بادپر ان کے کارندے ہم پر کریں، یہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں گنہگار بن رہے ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لا رہے ہیں۔ ان کی یہ حرکتیں یقیناً ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے والی ہونی چاہئیں۔

اگر کوئی حکومت یا وزیر یا اُن کے چیلے احمدیوں پر ظلم کریں گے تو دنیا میں اپنی حکومت کو اور ملک کو بدنام کریں گے۔ ملک کی بدنامی سے ہر احمدی کا دل خون ہوتا ہے۔ کیونکہ اس ملک کی خاطر ہم نے بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ یہاں مذہب کے نام پر خون کر کے یہ لوگ نہ صرف ملک کو بدنام کر رہے ہیں بلکہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور اسلام جو امن، صلح، بھائی چارے اور محبت کا مذہب ہے اُسے بھی بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اسلام کا غلط تاثر دینے والوں کے تاثرات کو زائل کر رہے ہیں اور یہ ہمارا کام ہے کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا میں دکھائیں، اس لئے ہم انشاءاللہ تعالیٰ کرتے چلے جائیں گے۔

ہر احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آیا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تابع فرمان ہے۔ مسلمان بھی یقیناً ہے اور پکّا مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا بھی ہے۔ اُس کے مسلمان ہونے پر کسی اسمبلی یا سیاسی حکومت کی مہر کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم نے تو اس ایمان کا مظاہرہ کرنا ہے جو دنیا والوں سے خوف کھانے والا نہ ہو بلکہ اگر کوئی خوف اور غم ہو تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو کس طرح حاصل کرنا ہے، اُس کے قرب کو کس طرح حاصل کرنا ہے؟

پس یہ ہے وہ مقام جو ہر احمدی کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ بحیثیت جماعت، جماعت کی کثرت اس مقام کو حاصل کرنے والی ہو۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والی ہو۔ ہم حقیقت میں اسلامی رنگ میں رنگین ہونے والے ہوں۔

مکرم چوہدری حامد سمیع صاحب آف کراچی کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 جون 2013ء بمطابق 14 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَمُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَرَبِّهٖ وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرة:112-113)

ان آیات کا ترجمہ ہے: اور وہ کہتے ہیں کہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا سوائے اُن کے جو یہودی یا عیسائی ہوں۔ یہ محض اُن کی خواہشات ہیں۔ تو کہہ کہ اپنی کوئی مضبوط دلیل تو لاؤ، اگر تم سچے ہو۔ نہیں نہیں۔ سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کر دے اور احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے اور اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

گزشتہ دنوں مجھے کسی نے لکھا کہ پاکستان میں جو نئی حکومت بنی ہے، یہ بھی حسبِ سابق احمدیوں کے ساتھ وہی کچھ کرے گی جیسے پہلے بھی یہ لوگ کرتے رہے ہیں۔ اور ایک وزیر کا نام لیا کہ وہ تو پہلے بھی احمدیوں کے ساتھ اچھا نہیں رہا۔ اب پھر ایسے حالات ہو جائیں گے۔

لکھنے والے نے اس پر اپنی بڑی فکر کا اظہار کیا ہوا تھا۔ یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے کیا ہوتا ہے، لیکن چاہے یہ حکومت ہو یا کوئی اور حکومت ہو جب پاکستان میں ایک قانون احمدیوں کے خلاف ایسا بنا ہوا ہے جس میں ظلم کے علاوہ کچھ نہیں تو پھر اس قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی فکر کرنی ہے تو وہ پاکستان میں احمدیوں کے لئے ہمیشہ کی اور مستقل فکر ہی ہے۔ اور پاکستانی احمدیوں کو خود بھی اس لحاظ سے دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر تو ہم نے دنیاوی حکومتوں سے کچھ لینا ہے تو بیشک یہ سوچ رکھیں اور فکر کریں۔ لیکن اگر ہمارا تمام تر انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے تو پھر اس قسم

کی فکر ضرورت نہیں۔ یا اس قسم کی امید کی ضرورت نہیں کہ فلاں آئے گا تو ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے اور فلاں آئے گا تو حالات خراب ہو جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، اگر ہمارا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو پھر اس قسم کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان دنیاوی حکومتوں نے تو دنیا کے لحاظ سے جو چاہنا ہے کرنا ہے۔ اور ماضی میں جب سے احمدیوں کے خلاف اسمبلی میں یہ قانون پاس ہوا ہے، گزشتہ تقریباً اڑتیس سال سے یہ کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے یہ مخالفت ہے۔ اُس وقت سے بھی اگر حکومت کے لیول پر نہیں تو حکومتی کارندے کچھ نہ کچھ مخالفین کے ساتھ شامل ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف یا بعض احمدیوں کے خلاف منصوبے بناتے رہے ہیں۔

بہر حال چاہے ایک نظریہ رکھنے والی حکومت ہو یا دوسرا، اپنے زعم میں تو انہوں نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہوا ہے۔ اور یہی ایک وجہ ہے مخالفت کی، یہی ایک وجہ ہے مُلّاں کو کھلی چھوٹ دیئے جانے کی۔ اور جو بھی حکومت آئے وہ ظلموں کی انتہا بھی ایک طرح سے ہر حکومت میں ہو رہی ہے بلکہ بڑھ رہی ہے۔

پس ہمیں نہ تو ان دنیاوی حکومتوں سے کسی بھلائی کی امید ہے اور نہ رکھنی چاہئے اور نہ ہمیں دائرہ اسلام میں شامل ہونے کے لئے یا مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ اصل مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مسلمان ہے۔ وہ مسلمان ہے جو اعلان کرے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی مانتا ہوں، خاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں۔ اور اس تعریف کے مطابق احمدی مسلمان ہیں اور عملاً بھی اور اعتقاداً بھی دوسروں سے بڑھ کر مسلمان ہیں۔

پس اس اعلان کے بعد ہمیں زبردستی غیر مسلم بنا کر کچھ بھی ظلم یہ آئینی مسلمان ہم پر کریں یا وہ مسلمان جو آئین کی رو سے مسلمان ہیں، ہم پر کریں، یا حکومتیں اور اُن کے وزراء کی اشیرباد پر ان کے کارندے ہم پر کریں، یہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں گنہگار بن رہے ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لا رہے ہیں۔ ان کی یہ حرکتیں یقیناً ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے والی ہونی چاہئیں۔ ہر احمدی کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ قرب اور اس قرب میں مزید بڑھنا یہی الٰہی جماعتوں کا شیوہ ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ یہاں ابھی میں نے آئینی مسلمان کہا تو جن کو اس بات کا پوری طرح پتہ نہیں اُن کے علم کے لئے بتا دوں کہ پاکستان کا آئین یہ کہتا ہے کہ احمدی آئینی اور قانونی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بھی ایک عجیب المیہ ہے بلکہ مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک جمہوری سیاسی اسمبلی اور جمہوری سیاسی اسمبلی کا دعویٰ کرنے والی اسمبلی اور حکومت مذہب کے بارے میں فیصلہ کر رہی ہے۔

بہر حال اس حوالے سے 1974ء میں جو قانون پاس کیا گیا تھا اس کے بعد پھر فوجی آمر نے اس قانون میں مزید سختیاں پیدا کیں۔ اس وقت مَیں اُن کی تفصیلات میں تو نہیں جاؤں گا۔ بہر حال اس آئینی فیصلے کے مطابق احمدی تو آئین اور قانون کی نظر میں غیر مسلم ہیں۔ باوجود اس کے کہ دنیا میں اسلام کی صحیح تصویر احمدی ہی پیش کر رہے ہیں۔ اور غیر احمدی پاکستانی شہری آئین اور قانون کی رُو سے مسلمان ہیں باوجود اس کے کہ اسلام کی غلط تصویر ان میں سے بعض گروہ یا اکثر گروہ پیش کر رہے ہیں، اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

مجھ سے اکثر دنیا والے پوچھتے ہیں اور اس دورہ میں جو میرا امریکہ اور کینیڈا کا ہوا ہے، مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اس میں بھی ہر جگہ پریس نے یہ پوچھا کہ تم جو اسلام پیش کرتے ہو ٹھیک ہے بہت اچھا ہے لیکن مسلمان اکثریت تو تمہیں مسلمان نہیں سمجھتی اور اُن کے عمل جو سامنے آ رہے ہیں یہ تو اس سے بالکل الٹ ہیں جو تم کہتے ہو۔ ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی تم کرتے ہو کہ احمدی دنیا میں صحیح اسلامی انقلاب لائیں گے۔ یہ کس طرح ہو گا؟ بہر حال اُن کو تو مَیں یہی بتاتا ہوں کہ یہ ''ہو گا'' والی بات نہیں بلکہ ہو رہا ہے۔ اور لاکھوں سعید فطرت مسلمان اس حقیقی اسلام کو سمجھ کر ہر سال اسلام میں، احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں، اس حقیقی اسلام میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُس وقت تک یہ کام کرتے چلے جائیں گے جب تک دنیا کو یہ نہ منوا لیں کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امن کے وہ پیغامبر ہیں جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اور آپ ؐ کے جھنڈے تلے ہی دنیا کی نجات ہے۔ باقی مَیں اُن کو یہ بھی کہتا ہوں کہ کسی کے مذہب کا فیصلہ کرنا یا کسی مذہب کا ماننے والا یا نہ ماننے والا سمجھنا کسی دوسرے شخص کا کام نہیں ہے بلکہ ہر انسان اپنے مذہب کا فیصلہ خود کرتا ہے۔ بعض شدت پسند حکومتیں یا مُلّاں ہمیں مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں مسلمان ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے وہ سب مسلمان ہیں اور اُن سے بہتر مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا۔ اور یہی ہر احمدی جو ہے، سمجھتا ہے۔ اس قسم کی حرکتیں کر کے یہ لوگ احمدیت کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہاں اگر کوئی حکومت یا وزیر یا اُن کے چیلے احمدیوں پر ظلم کریں گے تو دنیا میں اپنی حکومت کو اور ملک کو بدنام کریں گے۔ جو بھی حکومت آتی ہے اس حکومت کے بدنام ہونے سے ہمیں فرق نہیں پڑتا۔ گو ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے شرمندگی بہر حال ہوتی ہے۔ لیکن ملک کی بدنامی سے ہر احمدی کا دل خون ہوتا ہے۔ کیونکہ اس ملک کی خاطر ہم نے بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ یہاں مذہب کے نام پر خون کر کے یہ لوگ نہ صرف ملک کو بدنام کر رہے ہیں بلکہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور اسلام جو امن، صلح، بھائی چارے اور محبت کا مذہب ہے اُسے بھی بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ دشمنوں سے بھی حسنِ سلوک کرو۔ جہاں انصاف کا سوال آئے، انصاف بہر حال مقدم ہے۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ (المائدۃ:9) یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا تقویٰ اختیار کرو۔ پس یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ مخالفین اسلام جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ہم قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم بتا کر اور یہ باتیں کہہ کر ان کا منہ بند کرواتے ہیں کہ حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک حقیقی مسلمان بے انصافی اور ظلم کی باتیں کرے۔ لیکن مسئلہ یہاں یہ ہے کہ جن لوگوں کے پیچھے قوم چل رہی ہے اُن میں تقویٰ تو ویسے ہی نہیں ہے۔ اور جب تقویٰ ہی نہیں تو پھر اُن سے ظلم اور بے انصافی کی توقع ہی کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ تو اُن سے کچھ اور توقع نہیں ہو سکتی۔

ابھی دو دن پہلے یوکے (UK) جماعت کے سو سال پورے ہونے پر یہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک فنکشن تھا جس میں بیالیس پارلیمینٹیرین (Parliamentarian) شامل ہوئے، جن میں سے ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب بھی آئے ہوئے تھے اور چھ وزراء بھی آئے ہوئے تھے اور بیس دوسرے ڈپلومیٹ اور دوسرا پڑھا لکھا ہوا طبقہ تھا۔ تو اُن کے سامنے بھی مَیں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی روشنی میں یہ بتایا کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ تو سب کا یہی کہنا تھا کہ تمہارے ایڈریس تو ہمیشہ کی طرح یہی ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ امن اور صلح کی باتیں کرتی ہے لیکن دوسرے مسلمان گروپ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے بہر حال ہمیں پریشانی ہے۔ بعض یہ سیاستدان لوگ جو ہیں، کھل کر اظہار کر دیتے ہیں، بعض سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے ڈر ڈر کر بات کرتے ہیں۔ لیکن بہر حال جب میں قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے حوالے سے بات کرتا ہوں تو یہ بہر حال اُن کو پتہ چل جاتا ہے کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ بعض اتنے متاثر ہوتے ہیں، کل پرسوں کی بات ہے، ایک ملک کے سفیر مجھے کہنے لگے کہ تمہارا ہر ہر لفظ جو تھا، جو تم quote کر رہے تھے قرآن اور اُسوہ کے حوالے سے، میرے دل کے اندر جا رہا تھا۔ وہ عیسائی ہیں، اُن سے تھوڑی سی بے تکلفی بھی ہے۔ کیونکہ وہ فنکشن میں اکثر آتے ہیں، اُنہیں مَیں نے کہا کہ یہ صرف آپ کے دل میں بٹھانے کے لئے نہیں بلکہ اس پیغام کو اپنے حلقے میں بھی پھیلائیں۔ تو کہنے لگے یہ تو مَیں کرتا ہوں اور اب آئندہ بھی کروں گا۔ تو غیروں کے دلوں میں تو اثر ہوتا ہے لیکن پتھر دل مولوی ایسے ہیں جو اس پیغام کو سن کر اور ہمارے منہ سے سن کر اُن کے دل مزید پتھر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اسلام کا غلط تاثر دینے والوں کے تاثرات کو زائل کر رہے ہیں اور یہ ہمارا کام ہے کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا میں دکھائیں، اس لئے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن پھر بھی مسلمان ممالک کے سیاستدان اور بعض پڑھے لکھے لوگ مُلّاں کے پیچھے چل کر احمدیوں پر اسلام کے نام پر ظلم کرتے ہیں۔ اور یہ ان کا کام ہے۔ بہر حال جس طرح ہم اپنا کام کرتے چلے جائیں گے انہوں نے بھی اپنا کام کرتے رہنا ہے اور اس بات سے ہمیں کوئی ایسی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا، ہمیں تو ان سے نہ کوئی امید ہے اور نہ ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اگر یہ انصاف سے حکومت چلائیں گے اور ظلم کو روکیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر اُس کے اجر کے مستحق ٹھہریں گے۔ ہمارا خدا تو ہمارے ساتھ ہے۔ وہ تو ہمیں تسلی دلانے والا ہے اور دلاتا ہے اور حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں ان کے منصوبے تو بڑے خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اپنے وعدے کے مطابق نوازے گا، انشاء اللہ۔ لیکن ظلم کرنے والوں کی پکڑ کے سامان بھی ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

پس ہمیں کسی دنیاوی حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اُس کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے، اُس کے حکموں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ باقی رہا یہ کہ مذہب کے ٹھیکیداروں کا یہ اعلان کہ جو ہمارے کہنے کے مطابق نہیں کرتا اور ہمارے پیچھے نہیں چلتا، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دھتکارا ہوا ہے اور جہنمی ہے۔ اس لئے اپنے لوگوں کو یہ کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ جو چاہے ان لوگوں سے کرو۔ تم جو چاہے احمدیوں سے کرو، تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور یہی کچھ عملاً ہو بھی رہا ہے کہ حکومت جو قانون کی بالا دستی کا دعویٰ کرتی ہے احمدیوں پر ظلموں پر نہ صرف یہ کہ کچھ نہیں کرتی بلکہ اُلٹا ظالم کا ساتھ دیتی ہے۔

ابھی دو دن پہلے ہی ایک احمدی کو کراچی میں شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک کو جہلم میں بھی مارنے کی غرض سے حملہ کیا گیا۔ وہ شدید زخمی ہوئے، ہسپتال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صحت وسلامتی سے شفا عطا فرمائے۔ اور بیچارے جو بعض غیر از جماعت احمدیوں کے دوست ہیں وہ بھی اُس ظلم کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ یہ کراچی میں جو واقعہ ہوا شہادت کا، ان کے ساتھ کار میں بیٹھے ہوئے ان کے دو غیر از جماعت دوست تھے وہ بھی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صحت دے۔ ہسپتال میں داخل ہیں، ان میں سے ایک کی تو کریٹیکل (Critical) حالت ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پہلے مذہب کے ٹھیکیداروں کا بھی یہی حال تھا، وہ بھی یہی کچھ کہتے رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ اعلان کرتا ہے کہ جو بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کا تابع بنا دے اور احسان کرنے والا ہو، تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے۔ یہ دوسرے دوست جو زخمی ہوئے ہیں، ایک تو کراچی میں ہوئے ہیں، دوسرے سرائے عالمگیر جہلم کے ہیں۔ ان کی حالت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ تو بہر حال یہ جو مَیں کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جو بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کا تابع بنا دے اور احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے۔ جنت اور جہنم میں جانے کا سرٹیفکیٹ کسی مذہب یا مذہب کے نام پر خون کرنے والوں نے نہیں دینا، یا کسی دوسرے شخص نے نہیں دینا، کسی اسمبلی نے نہیں دینا۔ پس اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ اعلان فرماتا ہے کہ جو نیک عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے، زمانہ کے امام کی بیعت میں آئے اور اس لئے آئے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا حکم ہے تو پھر نہ ایسے شخص کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے، نہ غمگین ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اُس کی تعلیم کے مطابق کیا گیا ہر عمل اُسے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا۔

پس ہر احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آیا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تابع فرمان ہے۔ مسلمان بھی یقیناً ہے اور پکّا مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا بھی ہے۔ اُس کے مسلمان ہونے پر کسی اسمبلی یا سیاسی حکومت کی مہر کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان ہے جو ان آیات کے مطابق جو مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ اعلان کرے کہ مَیں مسلمان ہوں۔ فرمایا کہ مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ۔ جو کوئی بھی اپنی تمام تر توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر کر اس کا اعلان کر دے کہ میں مسلمان ہوں تو یہی لوگ مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کوئی دوسرا یہ اعلان کرے کہ تم مسلمان ہو یا نہیں ہو، بلکہ ہر فرد اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا تابع بنا کر پھر اعلان کرے کہ مَیں اپنی مرضی سے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے مجھ پر ڈالی ہے اُسے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ اور پھر دعویٰ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَھُوَ مُحْسِنٌ۔ وہ احسان کرنے والا ہو۔ وہ تمام اعمال احسن طریق پر بجالائے جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ یہ ذمہ داری ہے جو اُٹھانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اور ہر اُس برائی سے بچے جس سے رکنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر یہ حالت ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پھر ایسے شخص پر پڑے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ایسے ہو تو تم میں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہونا چاہئے۔ نیک اعمال پچھلے گناہوں سے بھی مغفرت کے سامان کر رہے ہوں گے اور نیک اعمال کا تسلسل اور باقاعدگی، برائیوں سے بچنا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا، آئندہ کی غلطیوں سے بھی ایک مومن کو بچا رہے ہوں گے۔ خوف اور غم سے دُور رکھنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ:

''واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔'' اسلام یہ ہے۔ یہ چار چیزیں ہیں کہ کسی چیز کی قیمت پیشگی کے طور پر دی جائے، کسی کو اپنا کام سپرد کیا جائے، صلح کے لئے کوشش کی جائے اور ہر قسم کے جھگڑے والی باتوں کو چھوڑ دیا جائے اور فرمایا کہ ''اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اِس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ (البقرۃ:113) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔'' فرمایا: ''اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً لِلّٰہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوّت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 58-57)

پس یہ وہ مقام ہے جو ہمیں اعتقادی اور عملی طور پر حاصل کرنا ہے۔ اگر ہماری اپنی اصلاح ہے، اگر ہم اپنے ایمان میں مضبوط ہیں، اگر ہم اپنے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہیں کہ یہ خدا کی رضا کے مطابق ہیں یا نہیں اور اُنہیں خدا کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں، دعاؤں پر زور دے رہے ہیں تو پھر دنیا داروں کے دنیاوی قانون یا قانون کی آڑ میں ظلم ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے یا ظاہری طور پر شاید دنیاوی لحاظ سے نقصان پہنچا دیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ہم مقبول ہوں گے۔

قرآنِ کریم نے ان ظلم کرنے والوں کی مثالیں دے کر پہلے ہی ہمارے دلوں کو مضبوط فرما دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں میں ساحر تھے یا بن کے جو آئے تھے اور پھر قائل ہو گئے، انہوں نے یہی جواب دیا تھا کہ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ۔ (طٰہٰ: 73) کہ پس تیرا جو زور لگتا ہے لگا لے۔ اِنَّمَا تَقْضِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔ (طٰہٰ: 73)۔ تو صرف اس دنیا کی زندگی کے بارے میں فیصلہ کر سکتا ہے اسے ختم کر سکتا ہے۔ پس اگر کوئی بھی حکومت ظلم کرنا چاہتی ہے تو اُن کے سامنے مومنوں کا انجام بھی ہے اور فرعونوں کا انجام بھی ہے۔ آخری فتح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مومنوں کی ہی ہوتی ہے اور یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہو گی۔

پس ہم نے تو اس ایمان کا مظاہرہ کرنا ہے جو دنیا والوں سے خوف کھانے والا نہ ہو بلکہ اگر کوئی خوف اور غم ہو تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو کس طرح حاصل کرنا ہے، اُس کے قرب کو کس طرح حاصل کرنا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان اور مسلمان ہونے کی اعلان کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والوں کے جس معیار کا ذکر فرمایا ہے، وہ سورۃ نساء کی اس آیت میں ہے کہ وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا۔ وَاتَّخَذَاللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا۔ (النساء:126) اور دین میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کر دے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اُس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو۔ اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا تھا۔ پس ابراہیم کی ملّت کی پیروی کی ضرورت ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا دوست بننا ہے۔ ملّت کے مختلف معنی ہیں۔ ایک معنی طریق اور راستے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی مذہب کے بھی ہیں۔ (اقرب الموارد زیر مادہ ''ملل'') اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی (النجم:38)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اُس کے لئے صدق دکھایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اُس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی (النجم: 38)۔ ابراہیمؑ وہ ابراہیمؑ ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذّتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلّت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔......'' فرمایا ''جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اُس کی راہ میں ہر

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔''
فرمایا'' ...... اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے۔ اور عمل دُکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دُکھ اُٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس کو دُکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔'' (ملفوظات جلد2 صفحہ 703۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا'' اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو، کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔'' (ملفوظات جلد3 صفحہ 457۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہی خصوصیات تھیں، ابراہیم کی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ:'' اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہوسکتی ہے کہ جب اُس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی وظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کی راہ میں وقف ہو جاوے۔ اور جو امانتیں اُس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی مُعطی حقیقی کو واپس دی جائیں۔ اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اُس کی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام'' جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے'' یہ بات ثابت کر دیوے کہ اُس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اُس کی عقل اور اُس کا فہم اور اُس کا غضب اور اُس کا رحم اور اُس کا حلم اور اُس کا علم اور اُس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں، اور اُس کی عزت اور اُس کا مال، اور اُس کا آرام اور سرور، اور جو کچھ اُس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے، یہاں تک کہ اُس کی نیّات اور اُس کے دل کے خطرات'' دل کے خطرات بہت ہوتے ہیں۔ فرمایا'' نیّات اور اُس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اُس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے وہ اُس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضاء اور قُویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 صفحہ 60-59)

یعنی اب اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کے ہوگئے ہیں۔

پس یہ ہے وہ مقام جو ہر احمدی کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ مقام ہم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی حقیقی مسلمان ہونے کا اعلان کر سکتے ہیں، تبھی ہم خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ بحیثیت جماعت، جماعت کی کثرت اس مقام کو حاصل کرنے والی ہو۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والی ہو۔ ہم حقیقت میں اسلامی رنگ میں رنگین ہونے والے ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اُن لوگوں میں شمار ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ (النحل:90) کہ فرمانبرداری کے لئے خالص ہو کر اسلام کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بشارت ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملتی ہے تو دشمن کی بیخ کنی اور خاتمہ کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت کی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، بلکہ ہر ایک احمدی کی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا ہو اور جلد ہم مخالفین کے انجام کو بھی دیکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد اب مَیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، کراچی میں ایک شہید کئے گئے ہیں، اُن کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ نمازِ جمعہ کے بعد اُن کا جنازہ غائب بھی ہو گا۔ اُن کا نام مکرم چوہدری حامد سمیع صاحب تھا۔ چوہدری عبدالسمیع خادم صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ گلشن اقبال کراچی میں ہی رہتے تھے۔ 11/جون کو ان کی شہادت ہوئی ہے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ ان کے دادا مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کا تعلق گورداسپور انڈیا سے تھا۔ اسی طرح آپ کی دادی سردار بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کے دادا چوہدری عبدالرحیم صاحب نے 1924ء میں بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد انہیں اپنے والدین کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ مخالفت کوئی آج سے نہیں ہے، یہ ہمیشہ سے ہے۔ یہاں تک کہ اُن کے والد اس طرح اِن کے دادا کو سزا دیا کرتے تھے کہ اُن کی ہتھیلیوں پر چارپائی کے پائے رکھ کے باندھ دیا کرتے تھے اور خود چارپائی پر سو جایا کرتے تھے۔ اور اس طرح آپ کے دادا ساری رات اسی حالت میں بندھے رہتے تھے۔ ان کی وجہ سے ان کی ہتھیلیوں میں نشان بھی پڑ گئے تھے۔ آخر 1929ء میں پھر یہ لاہور آ گئے اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ اور حامد سمیع صاحب کی پیدائش بھی لاہور میں ہوئی۔ تعلیمی لحاظ سے یہ چارٹڈ اکاؤنٹنٹ تھے اور ان کے والد بھی چارٹڈ اکاؤنٹنٹ تھے اور ان کی اپنی چارٹڈ اکاؤنٹینسی کی فرم تھی، وہ چلایا کرتے تھے۔ ان کی عمر شہادت کے وقت اڑتالیس سال کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

یہ عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد تقریباً ساڑھے چھ بجے اپنی فرم سے جو جناح روڈ کراچی میں تھی کار کے ذریعہ سے جا رہے تھے اور غیر از جماعت دوست بھی ان کے ساتھ گاڑی میں سوار تھے۔ کہتے ہیں یہ اپنے دفتر سے کچھ آگے نکلے ہیں تو نامعلوم حملہ آوروں نے جو کہ موٹر سائیکلوں پر سوار تھے ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور زخموں کی نوعیت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور دو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے اور گاڑی کے دونوں طرف سے انہوں نے حملہ کیا تھا۔ کم و بیش چھ گولیاں آپ کے ماتھے پر لگی تھیں اور پھر کمر پر، چہرے پر، جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور دو دوست بھی جیسا کہ مَیں نے کہا زخمی ہیں اور ایک کی حالت کافی تشویشناک ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُن پر بھی۔ بہر حال یہ لگتا ہے کہ وہ جو دو دوست زخمی تھے، اُن کو براہِ راست گولیاں نہیں لگیں بلکہ ان سے گولیاں گزر کر اُن کو جا کے لگتی رہی ہیں۔ یہ شہید مرحوم اپنے حلقے کے سیکرٹری مال بھی تھے۔ اس کے علاوہ پہلے خدام الاحمدیہ اور اب انصار کے شعبہ مال میں بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ بڑے خوش طبع تھے، ہمدرد تھے۔ بااخلاق انسان تھے اور ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ انتہائی خیال اور محبت کرنے والے شخص تھے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ بھی، بچوں کے ساتھ بھی، دوسروں کے ساتھ بھی انتہائی شفقت کا سلوک کرنے والے تھے۔ ان کے صدر صاحب حلقہ کہتے ہیں کہ شہید مرحوم انتہائی اطاعت گزار طبیعت کے مالک تھے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار نے مئی میں تحریک کی کہ مئی میں ہی چندے کی ادائیگی مکمل ہو جائے تو انہوں نے فوراً اپنی ادائیگی کر دی بلکہ کچھ زیادہ دے دیا اور گیارہ جون کو شہادت سے ایک دن قبل موصیان کی میٹنگ کا انعقاد کیا اور بڑے پُر اثر انداز میں وصایا اور چندوں کے نظام کی اہمیت بیان کی۔ اچھے بولنے والے بھی تھے۔ انٹرن شپ کے لئے احمدیوں کی کافی مدد کیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ صبا حامد صاحبہ اور دو بیٹیاں ہیں، عروسہ حامد چودہ سال کی، بارعہ حامد سات سال کی۔ اور بیٹا راسخ احمد نو سال کا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ہر موقع پر خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ ان کے باقی بھائی اور بہنیں وغیرہ پاکستان سے باہر ہی مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

بقیہ: حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ از صفحہ نمبر 2

خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے نسخے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ جو اولاد سے محروم تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اس علاج کی برکت سے اولادوں سے بھی نوازا۔

لندن میں یہاں ایک عیسائی تھے جن کو کوئی Cystic Fibrosis بیماری تھی۔ تو ان کو کسی نے طاہر انسٹی ٹیوٹ کا بتایا۔ انہوں نے خط لکھ کے وہاں سے دوائی منگوائی اور انہوں نے بِل پوچھا کہ بِل کتنا ہے؟ تو ان کو بتایا گیا کہ یہ علاج ہم مفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کو شفا ہوئی۔

نادار اور ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام ممالک کی جماعتیں اپنی اپنی توفیق کے مطابق یہ خدمت بھی انجام دے رہی ہیں اور بڑی بڑی رقمیں خرچ کی جاتی ہیں۔ مرکزی امداد کے علاوہ جماعتیں مقامی طور پر بھی خدمت کرتی ہیں۔ اور جماعت کی جو علاج وغیرہ کی خدمات ہیں ان کو بڑا سراہا جاتا ہے۔ افریقن ممالک جہاں جہاں بھی میں گیا ہوں ہر جگہ بَرملا انہوں نے اظہار کیا ہے کہ جماعت دکھی انسانیت کے لئے بہت خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

پھر ہیومینٹی فرسٹ بھی اسی طرح کا ایک جماعتی ادارہ ہے جو انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قائم کیا تھا۔ یہ بھی افریقہ کے ممالک میں بورکینا فاسو، گیمبیا وغیرہ میں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دے رہے ہیں۔ وہاں کئی سینٹر انہوں نے کھولے ہوئے ہیں۔ پھر پانی مہیا کرنے کے لئے نلکے وغیرہ لگانے کے لئے بھی بڑی مدد کر رہے ہیں۔ پھر سلائی ٹریننگ سکول وغیرہ کھولے گئے ہیں تاکہ خواتین ٹریننگ لے کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں۔ پھر جب تعلیم مکمل ہو جاتی ہے تو ان کو مشینیں وغیرہ بھی مہیا کی جاتی ہیں تاکہ اپنے کاروبار کر سکیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت بھی کافی کام ہو رہا ہے۔

اَلْاِسلام ویب سائٹ

پھر جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ الاسلام جماعت امریکہ کی زیرِ نگرانی کام کر رہی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درج ذیل آڈیو کتب انہوں نے آن لائن مہیا کر دی ہیں: اسلامی اصول کی فلاسفی اردو اور فرنچ زبان میں بھی۔ لیکچر لاہور، برکات الدعا، ملفوظات، الوصیت اور اس کے علاوہ الاسلام لائبریری میں درج ذیل نئی کتب شامل کی گئی ہیں۔ حیاتِ طیبہ، احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک، قندیلِ صداقت، بائبل کے حوالوں پہ مشتمل نعیم عثمان میمن صاحب کی پاکٹ بک ہے۔ اسوۂ انسانِ کامل، اخلاقِ احمد، خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتب اور ترجمہ قرآنِ مجید یہ ساری کتب آ گئی ہیں۔ اسی طرح اخبارات و رسائل جو ہیں۔ روزنامہ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل، اخبار بدر اور تشحیذ الاذہان، التقویٰ، Review of Religions، Muslim Sunrise، یہ سارے اس پہ مہیا ہیں۔ پھر خطباتِ جمعہ بھی باقاعدہ آرہے ہیں۔ تمام جلسوں کی ریکارڈنگ اس پہ آرہی ہے۔ انگریزی، چائنیز، اردو، جرمن کے تراجم بھی آن لائن موجود ہیں۔ اور کچھ کتب انہوں نے upload کے لئے تیار بھی کی ہوئی ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کو روشناس کرانے کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے اور لوگ اس سے بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28رفروری 2013ء بروز جمعرات صبح ساڑھے 10 بجے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم عبدالعظیم خان صاحب** (قائد ایثار مجلس انصاراللہ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مکرم عبدالعظیم صاحب 20 فروری 2013ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 1986 میں جرمنی میں خدمات کا آغاز کیا۔ وہاں ناظم لنگر خانہ، سیکرٹری ضیافت اور صدر جماعت Rodgau کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ یوکے آنے کے بعد پچھلے آٹھ سال سے مجلس انصاراللہ یوکے میں قائد ایثار و ضیافت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ انتہائی عاجز، منکسر المزاج، بہت محبت کرنے والے، خاموش طبع، ہنس مکھ، نیک، متقی اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے فدائی اور خلیفہ وقت کے ہر ارشاد پر فوراً عمل پیرا ہونے والے، نظام جماعت کے اطاعت گزار وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے عزیزم ظفراللہ خان ناصر صاحب یونیورسٹی کی اپنی پڑھائی کے ساتھ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بطور رضا کار خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اس کے ساتھ درج ذیل افراد کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) **مکرم حافظ اللہ یار صاحب بھروانہ۔ (آف چاہ لنڈیانہ ضلع جھنگ):** 10ردسمبر 2012ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 1954 میں ایک خواب کے طفیل بیعت کی توفیق پائی۔ قرآن پاک کے حافظ تھے اور ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے بطور معلم پانچ سال خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ صدر جماعت، سیکرٹری مال، زعیم انصار اللہ اور نگران حلقہ انصار اللہ کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ تلاوت قرآن کریم کا بھی بہت شوق تھا۔

(2) **مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم فضل احمد افضل صاحب۔ آف ربوہ):** 7رنومبر 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت کی اطاعت وفرمانبرداری کی تلقین کرتی تھیں۔ جماعت کی خدمت کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ آپ کی عادت تھی کہ جب بھی بچوں کے لئے کپڑوں کی خریداری کرتیں تو کسی مستحق کو بھی سوٹ خرید کر دیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) **مکرم محمود احمد صاحب (ماتلی ضلع بدین سندھ):** 21ر دسمبر 2012ء کو 48 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے قائد مجلس، سیکرٹری مال اور صدر جماعت کی حیثیت سے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) **مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب آف دارالعلوم جنوبی ربوہ):** 6راگست 2012ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنے محلّہ میں گروپ لیڈر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کی پابند، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، غریب پرور اور بہت عاجز خاتون تھیں۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) **مکرم عبد الخالق صاحب (کارکن نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ):** 17ردسمبر 2012ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 1956 میں تحریک جدید کے تحت خدمت کا آغاز کیا۔ نصرت آرٹ پریس میں بطور اکاؤنٹنٹ کام کی توفیق ملی۔ 1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے تعریفی سند سے بھی نوازا۔ آپ تحریک جدید کے پنشنر تھے۔ دعا گو، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نظام جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

(6) **مکرم شیخ جاوید احمد صاحب (آف مردان):** 14 فروری 2013ء کو 58 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مردان میں قیام کے دوران مرحوم کے خاندان کو مثالی قربانی کا موقع ملا۔ 3رستمبر 2010ء کو جب مردان کی مسجد پر حملہ ہوا تو اس میں آپ کے بھتیجے مکرم شیخ عامر رضا شہید ہوئے اور آپ کے بیٹے مکرم شیخ عمران جاوید زخمی ہوئے تھے۔ بعدازاں 8رنومبر 2010ء کو ان کے بڑے بھائی مکرم شیخ محمود احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا اور 23ردسمبر 2010ء کو خود ان پر حملہ ہوا جس میں آپ کے بیٹے مکرم شیخ عمر جاوید شہید ہوگئے اور آپ خود بھی شدید زخمی ہوئے۔ آپ نے ان تمام صدمات کو بہت صبر اور حوصلے سے برداشت کیا اور ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہے۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ مرحوم بہت ملنسار، صاف گو، ہنس مکھ، خلافت کے فدائی، بڑے نڈر، مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) **مکرمہ نصرت اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد شریف اختر صاحب مرحوم۔ سابق اکاؤنٹنٹ الفضل ربوہ):** 15رنومبر 2012ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ ملنسار، بااخلاق، ہمدرد، ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے والی غریب پرور خاتون تھیں۔

(8) **مکرمہ سعیدہ عصمت صاحبہ (گلشن جامی۔ کراچی):** گزشتہ دنوں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ لجنہ کی فعال رکن تھیں۔ گلشن جامی میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کا نظامِ جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا مضبوط تعلق تھا اور اپنی اولاد کی بھی انہوں نے اسی طرح تربیت کی۔

(9) **مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم۔ آف عثمان والا ربوہ):** 11ردسمبر 2012ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت دیندار، تہجد گزار، مہمان نواز، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مستحقین کی بلاامتیاز مدد کرتی تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی باقاعدگی کے ساتھ کرتی تھیں۔

(10) **مکرم عبد الشکور صاحب (ابن مکرم حکیم عبد الصمد صاحب۔ آف حیدرآباد دکن، انڈیا):** 10 جنوری 2013ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے عشق و پیار کا تعلق تھا۔ جماعتی عہدیداران کے ساتھ بہت احترام سے پیش آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

SEVEN VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. **Indonesian Speaker**
2. **Bangla Speaker**
3. **Persian Speaker**
4. **Arabic Speaker**
5. **Urdu Speakers (3 vacancies)**

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
Urdu speaker	Research, edit preaching literature	London SW19
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following: Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first three and fifth vacancies with understanding of Indonesian, Bangla, Arabic or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:
Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)

Closing Date: 15 July 2013

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

لندن (برطانیہ) سے روانگی اور فرینکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

بیت السبوح میں سینکڑوں افراد جماعت کی طرف سے پیارے آقا کا والہانہ استقبال

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

22 جون بروز ہفتہ 2013ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی (Germany) کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے پروگرام کے مطابق صبح دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا کو (جو ان دنوں لندن میں مقیم ہیں) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یاد فرمایا۔ وہاب آدم صاحب نے حاضر ہو کر شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد تین گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover بندرگاہ انگلستان کی مشہور بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اس بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

Dover کی طرف جاتے ہوئے Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج یوکے)، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب (امیر و مبلغ انچارج غانا)، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے)، مکرم منیر الدین شمس صاحب (ایڈیشنل وکیل التصنیف و مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)، عمران ظفر صاحب (خدام الاحمدیہ) اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد چینل ٹنل (Channel Tunnel) پہنچے۔ لندن سے روانہ ہونے کے بعد اس ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی میں آگے بیٹھے اور ڈاک پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

چینل ٹنل سے قریباً ایک کلومیٹر پہلے ایک پارکنگ ایریا میں رک کر یہ ڈاک مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کے سپرد کی اور یہیں سے قافلہ کے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

بعد ازاں امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔

سگنل کی فنّی خرابی کے باعث تمام ٹرینیں اپنے وقت سے قریباً ایک گھنٹہ کی تاخیر کے ساتھ روانہ ہو رہی تھیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر بورڈ (Board) کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں دوسری منزل پر Board ہوئیں۔ ٹرین ایک بج کر 15 منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ (Tunnel) کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصّہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کا گہراترین حصّہ سمندر کی تہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بج کر 45 منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

ٹرین کے رکنے کے بعد قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً 154 کلومیٹر کے فاصلہ پر بیلجیم میں برسلز سے قبل Wettern نامی قصبہ میں موٹروے کے اوپر واقع ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ اور پروگرام کے مطابق اسی جگہ ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

جماعت جرمنی کی دو گاڑیاں قافلہ کو Escort کرنے کے لئے Calais بھی پہنچی ہوئی تھیں۔ جونہی قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر نکل کر موٹروے پر آئیں تو چند کلومیٹر بعد ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں موجود ان گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔ 35 کلومیٹر کا سفر فرانس کی حدود میں طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیم میں داخل ہوئے اور مزید 119 کلومیٹر طے کرنے کے بعد سوا چار بجے Wettern نامی قصبہ میں موٹروے پر واقع ریسٹورنٹ میں پہنچے۔ جہاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم فیضان احمد صاحب انچارج حفاظت خاص نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں چار بج کر 35 منٹ پر اس ریسٹورنٹ کے ایک حصّہ میں جو نماز کے لئے حاصل کیا گیا تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد ساڑھے پانچ بجے یہاں سے فرنکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی ہوئی اور ملک بیلجیم میں مزید 189 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے اور جرمنی میں مزید 265 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت کے مرکز ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ اور جرمنی کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احبابِ جماعت مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر جوش استقبال کیا۔ بچیاں اور بچے ایک ہی رنگ کے لباس میں ملبوس مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب پر جوش نعرے بھی بلد کر رہے تھے۔

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر جرمنی اور مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بیت السبوح کا یہ بیرونی احاطہ دعائیہ نظموں، خیر مقدمی کلمات اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Bornheim, Eschersheim, Ginnheim, Goldstein, Griesheim, Nied, Bad Homburg, Offenbach, Höchst, Darmstadt, Friedberg, Gross Gerau, Riedstadt, Wiesbaden اور Niederhausen کی جماعتوں سے بھی آئے تھے۔

اس کے علاوہ Gießen کی جماعت سے آنے والے احباب یکصد کلومیٹر، Düsseldorf سے آنے والے 230 کلومیٹر اور Bielefeld سے آنے والے 330 کلومیٹر، Hamburg سے آنے والے احباب پانچصد کلومیٹر اور Berlin سے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے آنے والے احباب پانچصد پچاس کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے ان دو رویہ کھڑے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی میں آجکل غروب آفتاب نو بج کر 40 منٹ کے لگ بھگ ہے۔ پروگرام کے مطابق نو بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین یہاں پہنچے تھے اور جن کی تعداد ہزار کے لگ بھگ تھی ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز مغرب و عشاء پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتدا میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور سجدات شکر بجا لاتے تھے اور ان مبارک اور بابرکت گھڑیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھیں۔ ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ لمحات ان کی زندگی میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے آغاز۔

وینکوور (برٹش کولمبیا) میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح اور اس مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے اہم نصائح۔

اس مسجد سے اسلام کا حقیقی پیغام پھیلے گا۔ پاکستان میں کئی سالوں سے احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے اور مخالفت زور پکڑتی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول سے پیچھے نہیں ہٹے۔ ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور ہم یہ دل جیت رہے ہیں۔ احمدیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ حضور انور کی پریس کانفرنس)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ کینیڈا کے دُور دراز علاقوں سے سفر کر کے آنے والے سینکڑوں احمدی اپنے پیارے آقا کی زیارت و ملاقات کے شرف سے فیضیاب ہوئے۔

(وینکوور کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

17 مئی بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے رہائشی حصّہ کے عقبی لان میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے ایک تاریخی دن تھا۔ آج کینیڈا کے مغربی علاقہ میں وینکووَر (Vancouver) کے شہر میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح ہو رہا تھا۔ اور آج جمعہ کے دن سے ہی ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے وینکوور کی مقامی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں، کیلگری (Calgary)، ٹورانٹو، آٹوا (Ottawa)، ایڈمنٹن، سسکاٹون، بریمٹن، مانٹریال، Nova Scotia، درھم، Prince Edward Island اور Prairie Region سے احبابِ جماعت بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے وینکوور پہنچے تھے۔ Prairie Region سے آنے والے احباب اور فیملیز ایک ہزار سے اڑھائی ہزار کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ جب کہ ٹورانٹو، مسس ساگا، بریمٹن اور درھم سے آنے والے احباب چار ہزار پانچ صد میل کا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔ آٹوا (Ottawa) اور Western Ontario سے آنے والے خاندان چار ہزار سات صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ Nova Scotia سے آنے والے چھ ہزار ایک سو اور Prince Edward Island سے آنے والے احباب سات ہزار کلومیٹر کا طویل ترین سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔ کینیڈا کی جماعتوں کے علاوہ امریکہ کی درج ذیل جماعتوں سے بھی احباب بڑی تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے اور مسجد کے افتتاح کے پروگرام میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔

ہیوسٹن، آسٹن، سیاٹل (Seattle)، نیویارک، نیو جرسی، سیلیکان ویلی، بروک لین، پورٹ لینڈ، لاس اینجلیز، ڈیلس، ورجینیا اور واشنگٹن۔

وینکوور سے 26 کلومیٹر کے فاصلہ پر امریکہ کا بارڈر ہے اور اس کے قریباً 70 میل کے فاصلہ پر امریکہ کا سیاٹل شہر ہے۔ یہاں سے بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت اور فیملیز وینکوور پہنچی تھیں۔ اس کے علاوہ سیلیکان ویلی سے آنے والے احباب 700 میل، لاس اینجلیز سے آنے والے ایک ہزار میل، پورٹ لینڈ سے آنے والے چار صد میل، ہیوسٹن، آسٹن اور ڈیلاس سے آنے والے دو ہزار میل اور ورجینیا، واشنگٹن، نیوجرسی، نیو یارک اور بروک لین کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز تین ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے وینکوور پہنچے تھے۔ یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے۔ آج جمعہ کی حاضری مجموعی طور پر ساڑھے تین ہزار سے زائد تھی۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف آوری ہوئی۔

ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ کا بھی آج جمعہ کے ساتھ ہی آغاز ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد تشریف آوری پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔

خطبہ جمعہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور خطبہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 18 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے جماعت احمدیہ کو اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ گو یہاں آپ میں سے بعض خاندانوں کو آئے چالیس سال سے اوپر شاید پچاس سال بھی ہو گئے ہوں۔ لیکن بہرحال پچیس سال سے تیس سال کے عرصہ میں یہاں رہنے والے تو شاید کافی تعداد میں ہیں لیکن مسجد بنانے کی توفیق آپ کو اب مل رہی ہے۔ گو ایک سینٹر قائم تھا اور نمازیں پڑھنے کا ہال اور مشن ہاؤس تھا۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ مسجد کی طرف توجہ کم رہی۔ گو کچھ حد تک تربیت کے لحاظ سے اور جماعت کے ایک جگہ جمع ہونے کے لحاظ سے ضرورت تو پوری ہوتی رہی۔ لیکن مسجد کی ایک اپنی اہمیّت ہے۔ مسجد کے مناروں اور گنبد اور عمارت کا ایک الگ اثر افراد جماعت پر بھی ہوتا ہے اور اردگرد کے ماحول پر بھی اور غیروں پر بھی ہوتا ہے۔ اسلام کے تعارف کے نئے نئے راستے کھلتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مساجد کی تعمیر کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ اس طرح جہاں جماعت کی اکائی قائم ہوگی وہاں تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چاہے غریبانہ سی، چھوٹی سی مسجد ہو لیکن یہ مسجد بنانا ضروری ہے۔ اس لئے شاید بعض ذہنوں

میں خیال آئے کہ ہم اتنی بڑی مسجد یا مساجد کیوں بناتے ہیں؟ کیونکہ اب بعض جماعتوں کی طرف سے مساجد کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ بعضوں کے وسائل پورے نہیں اور مرکزی طور پر فنڈ مہیّا کئے جاتے ہیں تو خیال ہوسکتا ہے کہ چھوٹی مساجد ہوں تو اس رقم میں زیادہ مسجدیں بن سکتی ہیں۔ لیکن ایک بنیادی اصول اگر ہم اپنے مدّنظر رکھیں تو شاید یہ سوال نہ ابھرے۔ اور وہ ہے ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ'' کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وینکوور، برٹش کولمبیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ احمدیوں کی تعداد بھی میرے خیال میں اسی شہر اسی صوبے میں سب سے زیادہ ہے اور آپ کی تعداد کے لحاظ سے یہ کوئی بڑی مسجد نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جو تبلیغ کے راستے کھول رہا ہے وہ بھی ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہماری جگہیں بھی وسیع ہونی چاہئیں۔ پھر ہماری جگہوں میں وسعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اس الہام کے تحت بھی ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ ''وَسِّــعْ مَــکَــانَکَ'' کہ تُو اپنے مکان کو وسیع کر۔ مکانیت کی وسعت صرف گھروں میں مہمان ٹھہرانے کے لئے نہیں ہے لوگوں کے جلسہ پر آنے کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ مساجد کی وسعت کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ یہ الہام ہے اور مساجد کی وسعت بھی اسی زُمرہ میں آتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اب آپ کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ اگلی مسجد کی تعمیر کے لئے ہم نے تیس چالیس سال انتظار نہیں کرنا بلکہ اس مسجد اور اس جیسی کئی مساجد کی مکانیت کو چھوٹا کرتے چلا جانا ہے۔ ہم نے مسجدیں آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر کے اور اس کے حکم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر مساجد کی تنگی کو اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعت کا ذریعہ بنانا ہے۔ پس اگر آج ہم اس نیت سے اپنی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں تو یقیناً ہم اب تک اپنی باقاعدہ مسجد نہ بنانے کی کمزوری کا مداوا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے اور اس ملک میں جن علاقوں میں مسجدیں نہیں ہیں وہاں بھی اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ اس کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تو یہی مداوا ہوگا۔ ہمیشہ یاد رکھیں جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ مسجد اپنی ایک اہمیت رکھتی ہے اور سینٹرز اور ہال وہ مقام حاصل نہیں کر سکتے جو مسجد کا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یقیناً مساجد کی تعمیر کے بعد تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے اور کھلتے ہیں۔ مارچ کے آخر میں، مَیں نے ویلنسیا (سپین) مسجد کا افتتاح کیا تھا تو اب جو رپورٹس آ رہی ہیں اس کے مطابق جہاں غیر مسلموں کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اسلام کے بارہ میں وہ لوگ جان رہے ہیں وہاں غیر از جماعت مسلمان بھی نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور جماعت کا تعارف حاصل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں میں سے سعید فطرت لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: میں مسجد کے کچھ کوائف جو یہاں جاننے والوں کے لئے تو شاید اتنی دلچسپی نہ رکھتے ہوں لیکن باہر کی دنیا کے لئے دلچسپی رکھتے ہیں، پیش کر دیتا ہوں۔

اس مسجد کی تعمیر کا اعلان تو 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی فرمایا تھا اور ''بیت الرحمٰن'' نام بھی رکھا تھا۔ یہ کل تقریباً پونے چار ایکڑ کا رقبہ ہے۔ مسقّف حصّہ (Covered Area) 33419 مربع فٹ ہے۔ مردوں اور عورتوں کے دونوں ہال ملا کر ان کا رقبہ 6800 مربع فٹ ہے اور ان میں 1132 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اور جو Multi Purpose ہال ہے۔ اس میں 1050 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ پارکنگ کے لئے کافی وسیع جگہ ہے۔ 140 کاریں پارک ہوسکتی ہیں۔

لائبریری بھی ہے۔ تبلیغ کا ایک سینٹر بھی ہے۔ کچن ہے۔ فیونرل ہوم سروس بھی ہے۔ چار عدد کلاس روم ہیں، پانچ

دفاتر اور بورڈ روم ہے۔ مشنری کی رہائشگاہ ہے، مشن ہاؤس ہے، گیسٹ ہاؤس ہے اور مسجد کے باہر بڑی خوبصورت کیلیگرافی ہوئی ہے۔ مسجد کی تعمیر کا خرچ، بعض زائد خرچ شامل کرنے کی وجہ سے قریباً ساڑھے آٹھ ملین ڈالرز آیا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مسجد مبارک فرمائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 07؍جون 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الرحمٰن'' سے منسلکہ رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے روانہ ہوئے اور چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور کی رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سات بجے اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر سات بج کر پچیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 134 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں وینکوور کی جماعت کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں سے بعض فیملیز لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ مانٹریال اور آٹوا سے آنے والی فیملیز چار ہزار پانچ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ ٹورانٹو، بریمٹن اور درھم سے آنے والی فیملیز نے چار ہزار کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ سسکاٹون سے آنے والوں نے 1400 کلومیٹر اور لائڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز نے 1300 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔

وائٹ ہارس جماعت سے آنے والی فیملیز دو سے اڑھائی ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے سے ملنے کے لئے پہنچی ہیں یہ سبھی لوگ ہزار ہا کلومیٹر کے لمبے فاصلے طے کر کے صرف اس لئے آئے تھے کہ انہیں پیارے آقا کا دیدار نصیب ہو اور چند گھڑیاں اپنے آقا کا قرب عطا ہو اور یہ اپنے آقا کی دعاؤں سے جھولیاں بھر سکیں۔ کتنے ہی خوش نصیب تھے یہ لوگ جو اتنے طویل سفر کر کے پہنچے اور بعض تین تین دن کا سفر بذریعہ کار طے کر کے پہنچے اور پھر اپنی مراد پا گئے اور ان کی روحانی زندگی کو طمانیت اور سرور ملا اور تسکین قلب عطا ہوئی۔

۞... **آج کی ملاقاتوں میں کینیڈا کے سب سے پہلے نیٹو (Nativ) کینیڈین احمدی کو حضور انور سے شرف ملاقات عطا ہوا۔** انہوں نے حضور انور سے اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے ایک کاغذ پر ان کا نام ''ناصر'' تحریر فرمایا۔ ملاقات کرنے کے بعد جب یہ صاحب باہر آئے تو ان کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ ہر ایک کو خوشی سے وہ کاغذ دکھاتے جس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے ان کا نام لکھا تھا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 45 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن سے روانہ ہو کر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

۞... ''مسجد بیت الرحمٰن'' وینکوور جس کا آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح فرمایا ہے رات کو بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ یہ مسجد رنگ برنگی روشنیوں سے مزیّن ہے۔ رات کو اس کا روشن مینار اور گنبد دور سے نظر آتے ہیں۔ مسجد کی بیرونی دیوار پر ایلومینیم سے کی گئی خطاطی بجلی کے روشن قمقموں کے درمیان بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔

یہ مسجد دریائے Fraser کے کنارے پر واقع ہے اور یہ Alex Fraser پُل سے نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ یہ پُل دریا کے اوپر بہت بلندی پر تعمیر کیا گیا ہے تاکہ اس کے نیچے سے بحری جہاز آسانی سے گزر سکیں۔ یہ پُل وینکوور کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا پُل ہے۔

یہ مسجد Hight Efficiency ڈیزائن پر بنائی گئی ہے Heating اور Air Conditioning کے لئے پوری عمارت چار Zones میں تقسیم ہے۔ مسجد کے مینار اور گنبد کی External Finish ایلومینیم کی ہے جس کی Maintenance کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کی کنکریٹ کی دیواریں High Sound Insulation کے ساتھ بنی ہیں۔ مردانہ اور زنانہ ہال کے درمیان ایک Mechanically Operated Folding Partition ہے۔ اس مسجد میں نہایت جدید اور بہترین Telecommunication اور آڈیو، ویڈیو کا نظام نصب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اکثر ممبران مسجد سے پندرہ سے تیس منٹ کے فاصلہ پر مقیم ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اور لوگوں کی مسجد کے قریب آباد ہونے کی امید ہے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کو دو معروف ٹی وی چینلز Joy TV اور Omni TV کے نمائندوں نے کوریج دی۔

....

18 مئی بروز ہفتہ 2013ء
(حصّہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب (Reception) کا اہتمام ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے ملٹی پرپز ہال میں کیا گیا تھا۔ اس موقع پر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا بھی اس تقریب کی کوریج کے لئے آیا ہوا تھا۔

اس تقریب سے قبل پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔

پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر گیارہ بجے ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف لائے۔ کانفرنس روم میں حضور انور کی آمد سے قبل میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ پہنچ چکے تھے۔

گیارہ بجے اس پریس کانفرنس کا آغاز ہوا۔

۞...... **T.V کے ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ اس دنیا میں بہت سی عبادتگاہیں ہیں، مساجد ہیں، مندر ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپس میں پیار و محبت بجائے زیادہ ہونے کے کم ہو رہا ہے، تفرقہ بڑھ رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجدیں اور مندر اور گوردوارے بن رہے ہیں تو پھر لڑائی جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں اور اگر یہ دکھاوے کے لئے بن رہے ہیں تو پھر اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر امن قائم رکھنا ہے تو پھر ایک خدا کو یاد رکھو اور اسی کی عبادت کرو تو پھر یہ سارے جھگڑے، مسائل ختم ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ جہاں بھی مساجد تعمیر کر رہی ہے ان مساجد میں آپ کو یہ نظر نہیں آئے گا کہ یہاں سے کوئی جلوس نکل رہا ہے یا کوئی دہشتگرد یہاں سے نکلا ہے یا کوئی چور نکلا ہے۔ اگر کوئی ایسا ہے تو پھر ہم اس کو سب سے پہلے اپنے نظام سے نکالتے ہیں۔

۞...... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسجدیں تو ہزاروں میں ہیں۔ ان مسجدوں کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کے علاوہ اور کیا کام، طریق ہوگا کہ معاشرہ کو اپنی طرف متوجہ کیا جاسکے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عبادتگاہ کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے، اس کی عبادت کرنے والے ان عبادتگاہوں میں آئیں۔ تمام انبیاء جو آئے ہیں انہوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا سے تعلق پیدا کریں، اس کی عبادت کریں اور پھر مخلوق خدا سے ہمدردی کا تعلق رکھیں اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا

کرے۔

حضورانور نے فرمایا: کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ لڑائی کرو، فتنہ پیدا کرو یا قتل کرو بلکہ ہر نبی نے خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی، مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی اور امن کی تعلیم دی اور آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ مساجد، مندر اور گوردواروں سے منسلک ہوتے ہیں تو پھر خدائے واحد کی عبادت کا پیغام، مخلوق کا حق ادا کرنے کا پیغام اور امن کا پیغام ہر ایک کو دینا چاہئے۔ اور ان عبادتگاہوں سے یہی پیغام جانا چاہئے تو پھر معاشرہ میں امن وسکون قائم ہوگا اور پیغام دینے والے بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھک رہے ہوں گے اور ہر نبی جو پیغام اور مقصد لے کر آیا تھا وہ ان عبادتگاہوں کے ذریعہ پورا ہو رہا ہوگا۔

❀......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آجکل اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں اور اسے دہشتگرد قرار دیا جارہا ہے اس بارہ میں آپ کے تأثرات کیا ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ وہ گروپ جو انتہا پسند ہیں اور دہشتگردی کررہے ہیں پرابلم پیدا کررہے ہیں وہ صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیم پرنہیں چل رہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل نہیں کررہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اتنا تفرقہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم پر عمل کررہی ہے۔ اس حقیقی اسلام پر عمل کررہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اس وقت اسلام کی جو حالت ہے اور مسلمان اسلام کی تعلیمات کو بھول چکے ہیں، دہشتگردوں کے کسی ایکشن کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا یہی سرچشمہ ہوں گے۔ تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت و محبت میں پروئے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیحؑ اور مہدیؑ بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ 1908ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ قائم ہوئی۔ آج ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ اسلام کا صحیح پیغام دنیا میں پھیلائیں۔

حضورانور نے فرمایا: دہشتگردی تو دنیا میں ہمیشہ سے ہورہی ہے۔ دہشتگردی کی وجہ سے ہی ہم بھی ٹارگٹ ہو رہے ہیں۔

❀......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ امن کے قیام کے لئے بہت کوشش کررہی ہے تو دنیا کے حالات میں تبدیلی کیوں نہیں آرہی۔ یہ تبدیلی کب آئے گی؟

اس کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: ایک رات میں تو تبدیل نہیں کرسکتے۔ بانی جماعت احمدیہ نے پیغام دیا اور مسلسل ساری زندگی امن کے قیام کی اور ایک جگہ سب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلفاء احمدیت نے مسلسل یہی پیغام دیا اور اب بھی مسلسل دیا جارہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کچھ سال قبل کوئی نہ جانتا تھا کہ احمدیت کیا ہے؟ اب ساری دنیا جانتی ہے۔ امریکہ میں ہائی لیول پر کانگریس کے ممبران، سینٹرز، تھنک ٹینک، گورنر، میئرز، کونسلرز اور پروفیسرز وغیرہ سب کو سچے اسلام کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ تو پیغام پہنچانے کا سلسلہ تو جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہر سال لاکھوں لوگ دنیا میں احمدی ہو رہے ہیں۔

❀......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ: پاکستان میں یا بنگلہ دیش، انڈونیشیا وغیرہ میں احمدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے اور دوسری طرف برما کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں پر جو ظلم ہوتا ہے وہ ایک ردّعمل ہے اور ایک جوابی کارروائی کی بنا پر ہے جو انتہا پسند مسلمان گروپس کی طرف سے ہونے والی دہشتگردی کا نتیجہ ہے۔ چونکہ بعض مسلمان کہلانے والے دہشتگرد گروپس دنیا میں دہشتگردی پھیلا رہے ہیں اس لئے اس کے ردّعمل کے طور پر یہ شور اٹھتا ہے کہ ان کی مساجد گرادو، ان کو ماردو، ختم کردو کیونکہ انہوں نے دنیا میں فساد مچایا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کے ساتھ یہ ظلم اس لئے نہیں ہو رہا کہ یہ دہشتگرد ہیں بلکہ اس لئے ہو رہا ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا مسیحؑ اور مہدیؑ آچکا ہے اور اس کو ماننے والے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ آنے والا نبی ہوگا اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔ جب کہ ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور یہی وجہ ہماری مخالفت کی ہے اور اسی بنا پر 1974ء میں بھٹو حکومت نے ہمیں غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس کیا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے مُلّاں کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کے خلاف سخت قوانین نافذ کئے جس کی بنا پر احمدیوں کے تمام مذہبی اور بنیادی حقوق چھین لئے گئے۔ اب پاکستان میں تو لاقانونیت ہے۔ اب وہاں بعض غیر از جماعت لوگ بھی ان مخالفین سے کہنے لگ گئے ہیں کہ پہلے تم ان کے زندوں کو نقصان پہنچاتے تھے۔ کیا اب ان کے مُردوں کو بھی چین سے قبروں میں نہیں رہنے دوگے۔

حضورانور نے فرمایا: تو ہمارے خلاف جو ظلم ہو رہا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ہم آنے والے امام مہدیؑ اور مسیحؑ کو مان چکے ہیں۔ اور ہمارے خلاف مُلّاں اس لئے ہے کہ ہم جہاد کے خلاف ہیں۔ کیونکہ غیر مذاہب اسلام پر مذہب کے نام پر حملے نہیں کررہے اس لئے اب اس زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں رہا۔ بلکہ قلم کا جہاد ہے اور یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ہم جہاد کبیر کررہے ہیں اور اسلام کا پیغام مسلسل ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

❀......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے افریقہ میں وقت گزارا ہے، وہاں کے قیدخانوں میں آپ کے مطابق بڑے جرائم میں ملوّث ایک بھی احمدی نہیں۔ افریقہ کے بارہ میں کچھ بتائیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: افریقہ میں اتنی زیادہ مادیت نہیں ہے بلکہ لوگوں کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں احمدیت پھیل رہی ہے اسلام کا حقیقی پیغام پھیل رہا ہے۔ وہ لوگ خدا کی، مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو چیز ان کو سچّی ملتی ہے اس کو قبول کرتے ہیں۔

❀......T.V نیوز چینل کے نمائندہ نے سوال کیا کہ اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی اہمیت دو طرح سے ہے۔ پہلی یہ کہ یہاں ایک خدا کی عبادت کی جائے گی اور پانچ وقت کی نماز ادا کی جائے گی۔ نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ بہت زیادہ لوگ آئیں گے۔ خطبہ ہوگا۔ کمیونٹی سینٹر ہے اس میں دفاتر ہیں۔ ایڈمنسٹریٹو کام ہوں گے اور کھیلوں کے لئے سپورٹس ہال بھی ہے۔ یہ بھی استعمال میں لایا جائے گا۔ نوجوان آئیں گے اور کھیلیں گے۔ ان سب کاموں سے مقصد یہ ہے کہ اس مسجد میں، اس سینٹر میں ساری کمیونٹی اکٹھی ہو اور اس میں اتحاد ہو۔

اس مسجد کی اہمیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہاں سے اسلام کا حقیقی پیغام پھیلے گا۔ مختلف جگہوں سے لوگ آئیں گے۔ مختلف ایسے پروگرام، تقاریب ہوں گی جن میں دوسرے مہمان آئیں گے، بات چیت ہوگی۔ تو مذاکرات ہوں گے تو اس طرح ملک بھر میں اسلام کا پیغام پھیلے گا۔ اس وجہ سے آج آپ بھی یہاں ہیں۔

❀......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ جہاد کے بارہ میں جاننا چاہتے ہیں۔ اس بارہ میں آپ کیا کہیں گے؟

حضورانور نے فرمایا: اس بارہ میں دو نظریات ہیں۔ جو دوسرے مسلمان ہیں اور انتہا پسند بھی ہیں وہ جہاد بالسیف کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جہاد کرو، جو کوئی بھی تمہارے خلاف ہے اس کو مارو جب کہ احمدی مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف نہیں ہے بلکہ قلم کا جہاد ہے۔ تبلیغ کا جہاد ہے، جہاد کبیر ہے۔ دلائل کے ساتھ اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پہنچاؤ اور مخالفین کا جواب قلم اور دلائل کے ساتھ دو۔

حضور انور نے فرمایا: آج کوئی مذہب اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھا رہا۔ جو عیسائی ہیں وہ لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں تو اس کے جواب کے لئے بھی یہی ذریعہ اختیار کیا جانا چاہئے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت تب دی گئی جب مخالف دشمن نے حملہ میں پہل کی۔ مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اجازت اس لئے دی کہ اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ ان عبادتگاہوں کی حفاظت کرو۔ اسلام خود صرف اپنی حفاظت نہیں کرتا دوسروں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

❀......ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ پرسیکیوشن کی وجہ سے اور مظالم کا نشانہ بننے کی وجہ سے ہم امن پھیلانے کے لئے رکے نہیں۔ پاکستان میں کئی سالوں سے احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے اور مخالفت زور پکڑتی جارہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول سے پیچھے نہیں ہٹے اور یہ ہماری کامیابی ہے اور یہی اصل کامیابی ہے کہ باوجود مظالم کے اپنی ہار نہیں مانی اور اپنے مقصد کے حصول سے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یورپین پارلیمنٹ کے ایک پروگرام میں ہیومن رائٹس آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والے ایک چائنیز دوست آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ Monks پر جو مظالم ہو رہے ہیں وہ اس کے نتیجہ میں احتجاج کے طور پر اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں تاکہ دنیا کی اس طرف توجہ ہو۔ اس طرح وہ دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ان کا یہ ایکشن صحیح نہیں ہے۔ اپنے آپ کو جلا لینا تو ہار ماننے والی بات ہے۔ اصل یہ ہے کہ لوگ آپ کو مارتے ہیں۔ آپ مار کھانے کے باوجود اپنا پیغام پہنچاتے رہیں اور اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹیں۔

حضورانور نے فرمایا: اب امریکہ کے اس مغربی حصّہ میں ہمارے پروگرام ہوئے ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر پبلسٹی ہوئی اور احمدیت کا پیغام پہنچا تو یہ ہماری کامیابی اور ترقی کے نشان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی یہاں لاس اینجلیز میں اخبار Wall Street میں میرا انٹرویو چھپا ہے۔ یہ اخبار لاکھوں لوگ پڑھتے ہیں۔ اب لاکھوں لوگوں تک امن کا، احمدیت کا پیغام پہنچا ہے تو یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ کامیابی ایک رات میں نہیں آتی۔

❀......حضورانور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: مُلّاں کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس کی مخالفت ہمارے پروگراموں کو کامیابی دیتی ہے اور اس طرح بھی ہمارا پیغام پھیلتا ہے۔

❀......جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مولویوں نے جہاد کے تصوّر (Concept) کے غلط معنی نکالے ہیں۔ اسلام کی تاریخ کو ہی دیکھ لو۔ کبھی بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم یا ان کے خلفاء راشدین نے دفاعی جنگ کے علاوہ کوئی جنگ نہیں لڑی۔

❀......ایک سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مُلّاں کا جو حال ہے مسلسل مخالفت میں بڑھ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو پتھر سے زیادہ سخت ہیں۔ بعض پتھروں میں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں لیکن یہ لوگ بہت زیادہ سخت ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے ہی سختی نازل کی گئی ہے۔ ان کے عملوں کی وجہ سے۔

❀......ایک سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاد کے بارہ میں قرآن کریم کی جو تعلیم ہے وہاں جہاد کی اجازت کی وجوہات لکھی ہیں۔ اب جب جہاد کے تصوّر کے غلط معنی لئے جارہے ہیں تو اس کی اصلاح کے لئے کسی ریفارمر نے آنا تھا۔ تو وہ آچکا ہے اور یہ مولوی لوگ اس کو اس لئے نہیں مانتے کہ ان کا منبر جاتا ہے، ان کی گدّی جاتی ہے۔

......اس سوال کے جواب میں کہ مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ کیا یہ آپ کے لئے اہم دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج احمدیوں کے لئے ایک سپیشل دن ہے۔ برٹش کولمبیا میں، وینکوور میں اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کینیڈا میں اسلام کا کیا مستقبل ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ہم جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور ہم یہ دل جیت رہے ہیں۔ ایک دن آپ دیکھیں گے کہ تمام حالات تبدیل ہو جائیں گے اور لوگ دیکھیں گے کہ اسلام سب سے پُر امن مذہب ہے، سلامتی کا مذہب ہے۔ یہ اسلام کا مستقبل ہے۔

......ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کس طرح دوسرے مسلمانوں کو اپنے ساتھ شامل کریں گے جبکہ وہ آپ کے مخالف ہیں۔ ان کو کس طرح متحد کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندوستان میں صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپؑ اکیلے تھے۔ 1908ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو آپؑ کے ماننے والوں کی تعداد نصف ملین سے زائد ہو چکی تھی۔ زیادہ لوگ مسلمانوں میں سے ہی تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی وفات کے بعد خلافت قائم ہوئی۔ احمدیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہی۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملینز میں ہیں۔ صرف گزشتہ سال ہی نصف ملین سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ ہم مسلسل پراگرس میں ہیں۔ ترقی کر رہے ہیں۔ 100 سال سے ایک آدمی کروڑوں میں بدل چکا ہے اور مسلسل تعداد بڑھ رہی ہے اور ایک بڑی تعداد مسلمانوں میں سے اور دوسرے مذاہب سے بھی شامل ہو رہی ہے۔ یہ ہے احمدیت کا روشن مستقبل!

......ایک مسلمان جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا غیر احمدیوں نے وہ حدیث نہیں پڑھی جس میں 73 فرقوں کا ذکر ہے۔ جن میں سے 72 جہنمی اور ایک جنتی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مولویوں سے پوچھیں کہ انہوں نے حدیث پڑھی ہے کہ نہیں پڑھی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لئے آنا تھا کہ ان 72 فرقوں کو اکٹھا کریں۔ ان سب فرقوں سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایشین ممالک میں بھی مسلمانوں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ افریقہ میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں میں سے بھی احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے۔ بندوں کے حقوق دلوانے کے لئے آئے تھے۔ رحمۃ للعالمین بن کر آئے تھے۔ حضور انور نے جرنلسٹ کو مخاطب ہو کر کہا کیا ان علماء اور ان کے پیچھے چلنے والے مسلمانوں کی حرکتیں اور نمونے، رحمۃ للعالمینؐ کے نمونے ہیں؟ جس پر جرنلسٹ نے کہا: ہرگز نہیں۔

......انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر مذہب کا نبی، ہر مذہب کا بانی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اگر ہر مذہب کا نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اور ایک ہی خدا ہو جو ہر نبی کو تعلیمات دیتا ہو اور اس کی رہنمائی کرتا ہو تو پھر کس طرح مذہب کی تعلیم مختلف ہو سکتی ہے۔

ہر مذہب کا بانی، ہر مذہب کا نبی دو کام لے کر آیا۔ ایک خدا تعالیٰ سے ملانا۔ دوسرے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ہر کوئی جو کسی بھی مذہب عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی، بدھسٹ پر عمل کرتا ہے اور اس کی اصلی اور سچّی تعلیمات پر عمل کرتا ہے تو وہ صحیح ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک دعویٰ کرنے والے شخص کے لاکھوں پیروکار ہوں اور پھر اس کا دعویٰ غلط ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے تمام انبیاء مخصوص علاقوں کی طرف آئے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے تو اگر رحم کا پیغام پہنچانا ہے تو وہ بات چیت کے ذریعہ، محبت و پیار کے ذریعہ ہی پہنچایا جا سکتا ہے نہ کہ تلوار کے ذریعہ سے، جہاد کر کے، لڑائی کر کے پھیلایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی یہی سچّی اور صحیح اور محبت و پیار کی، رحم کی تعلیم پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اسلام کے احیاء نو کے لئے آئے تھے۔

......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: جب ہر مذہب کی عبادتگاہیں ہیں اور امن کے لئے کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ پھر بھی لوگ صحیح کیوں نہیں ہو رہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: محاورہ ہے کہ ''بندے بن جاؤ''۔ صحیح بندہ وہی ہے جو خدا کو مانتا ہے اور خدا کے بندوں کے، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہے۔

یہ پریس کانفرنس گیارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کانفرنس میں سکھ، مسلمان اور عیسائی جرنلسٹ شامل تھے۔ اردو، پنجابی اور انگریزی میں سوال و جواب ہوئے۔

......بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

(باقی آئندہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخ ساز دورۂ شمالی امریکہ کے عظیم الشان ایمان افروز نظارے دیکھ کر

چلی ہے خاص پُروا فضل کا ہے مینہ برستا بھی
وہ آیا بادشاہ کہ اک جہاں ہے دست بستہ بھی
سپاہِ عزت و تکریم کا معیت میں دستہ بھی
دلوں کو جانے والا ایک اک ہے صاف رستہ بھی [1]

کلیدِ شہرِ دل اعزاز سے پھر سونپی جاتی ہے
''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے''

جہانِ غمزدہ کے واسطے پھر جوشِ رحمت ہے
زمیں والوں کی ڈھارس، کیا بجز سچی قیادت ہے؟
وہ جس کے ساتھ اب تو خاص ہی تائید و نصرت ہے
بظاہر ہاتھ ہے اُس کا مگر یہ دستِ قدرت ہے

کہو کیا سب کا سب یہ اتفاقی، حادثاتی ہے؟
''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے''

وہ اپنے پیاروں کے ہمرہ دعائیں کرتا جائے گا
سکوتِ شب میں حالِ دل وہ دلبر کو سنائے گا
کسی بھی شہر جائے گا، کسی بھی ملک جائے گا
خدا رُسوا کرے گا تم کو وہ اعزاز پائے گا

عدو! قسمت میں تیری نامرادی ، بے ثباتی ہے
''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے''

یہ ممکن ہی نہیں دستِ بشر میں ایسی طاقت ہو
کہ دنیا کے بھی ایوانوں پہ طاری رعبِ عظمت ہو
بدل ڈالے جو دل یکسر کسی میں وہ صداقت ہو
طلوع سورج ہے مغرب سے، اگر چشمِ بصیرت ہو!

جو حق کی روشنی آئے، تو ظلمت بھاگ جاتی ہے
''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے''

دلوں کی سلطنت پر کر رہا ہے حکمرانی آج
وہ جس سے منسلک ہے بادشاہت آسمانی آج
جمالِ مصطفیٰؐ کی ہے جہاں میں وہ نشانی آج
عیاں جس کی فصاحت سے ہوا یارِ نہانی آج

صدائے 'اِنّی مَعَک' شش جہت میں پھیل جاتی ہے
''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے''

قرآن و سنّتِ نبوی سے دل تسخیر کرتا ہے
جو ہر تدبیر پر بھاری ہو وہ تدبیر کرتا ہے
جہانِ نَو دلوں کو جوڑ کر تعمیر کرتا ہے
وہ سورہ فاتحہ کی اس طرح تفسیر کرتا ہے

سمندر ٹھاٹیں مارے ہے، زمیں یہ کہتی جاتی ہے [2]
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

فاروق محمود (لندن)

1 ملائک کے ساتھ ساتھ ملکوں ملکوں کی ظاہری سپاہیں بھی راہیں صاف کرتی چلی جاتی ہیں۔

2 حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک رؤیا کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہء جمعہ میں تذکرہ سن کر۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کے 52ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد

صدرمملکت سیرالیون، 8وزراءمملکت، 5 نائب وزراء مملکت، 21 ممبران پارلیمنٹ، 33پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، 29 چیفڈم سپیکرز اور سیکشن چیفس، 17 قبائلی سردار، اعلیٰ حکومتی عہدیداران، اعلیٰ افسران، نیشنل ہیڈز آف اسلامک آرگنائزیشنز، یونائیٹڈ کونسل آف امام کے نیشنل وڈپٹی امیرسیرالیون، بشریہ اسلامک مشن کے نیشنل امیرسیرالیون، حزب اللہ مشن کے نیشنل امیرسیرالیون، چیف امام آف افریقن مسلم ایجنسی مکینی وBO، چیف امام آف قذافی سنٹرل مسجد، چیف امام فری ٹاؤن سنٹرل مسجد, اور303 غیراز جماعت آئمہ کی جلسہ میں شمولیت اور جماعت احمدیہ کی ملکی تعمیروترقی اور رفاہ عامہ کے کاموں میں شاندار مساعی پرخراج تحسین

631 جماعتوں کے 16 ہزار سے زائد افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کے موقع پر421افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ جلسہ کی وسیع پیمانے پرکوریج

(رپورٹ: محمد قاسم طاہر۔مبلغ سیرالیون)

جماعت احمدیہ سیرالیون کا 52واں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ان تمام تر اسلامی احمدیہ روایات کے ساتھ 8 تا10 فروری 2013ءکوبخیروخوبی منعقد ہوا۔

امسال حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوایا۔آپ نے قبل ازیں سیرالیون میں 4 سال بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔

پیغام حضور انور ایدہ اللّٰہ تعالیٰ

اس جلسہ کو یہ اعزاز حاصل رہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کو اپنے پیغام سے بھی نوازا جو کہ انگریزی زبان میں تھا۔اس پیغام کا ترجمہ لوکل زبانوں کریول، مینڈے اور ٹمنی میں بھی پیش کیا گیا۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب ''آسمانی فیصلہ'' اور ''نسیم دعوت'' سے اقتباسات جن میں تقویٰ و پاکیزگی اختیار کرنے ، پانچ نمازوں کی باجماعت بروقت ادائیگی ، جھوٹ نہ بولنے اور کسی کو زبان کے ذریعہ تکلیف نہ دینے کے بارے میں دلوں میں برے خیالات نہ لانے کی، نیز ظلم اور غلط کاریوں سے مکمل اجتناب کرنے کی نصیحت کی گئی تھی پیش کئے۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں احباب جماعت کو یہ نصیحت بھی فرمائی تھی کہ ہمیشہ نظام خلافت کے ساتھ منسلک رہیں اور میرے خطبات کو باقاعدگی سے سن کر ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں۔اگر احباب لائیو خطبہ نہیں سن سکتے تو ریکارڈنگ سنیں۔اپنے پیغام میں حضور انور نے فرمایا کہ خود بھی خلافت سے چمٹیں رہیں اور اپنی اولاد دراولاد کو بھی اس کی نصیحت کرتے رہیں آج اسلام کی ترقی خلافت سے ہی وابستہ ہے حضور انور نے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر دعا سے بھی نوازا۔

حضور انور کے پیغام کا دو زبانوں ٹمنی اور مینڈے میں ترجمہ بھی ہوا۔احباب اس پیغام کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے اور دوران پیغام بار بار نعرہ ہائے تکبیر خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔

مؤرخہ 8 فروری 2013ء جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

10:00 بجے لوائے احمدیت لہرایا گیا۔

اسی دوران صدر مملکت ڈاکٹر ارنسٹ بائی کروما (His Excellency Dr. Ernest Bai Koroma) مع منسٹرز اور ممبرز آف پارلیمنٹ تشریف لائے۔صدر مملکت کی جلسہ گاہ میں آمد پر آرمڈ فورسز کی طرف سے باقاعدہ گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔اس کے بعد قومی ترانہ ہوا۔

مکرم ومحترم امیر و مشنری انچارج مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی صدارت میں پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم ونظم سے ہوا۔

چیف کمرا بائی کاربو صاحب ریجنل پریذیڈنٹ مشائکاریجن نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ریزیڈنٹ منسٹر آف ساؤتھ نے صدر مملکت اور ان کے وفد اور معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔

محترم امیر صاحب جماعت سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے صدر مملکت اور تمام آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔اور اپنے مختصر خطاب میں خلافت کی قیادت میں جماعت احمدیہ کی دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کیلئے کوششوں پر روشنی ڈالی۔

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مرکزی مہمان برائے جلسہ سالانہ نے اپنے مختصر خطاب میں سیرالیون کے ساتھ وابستگی کا اظہار کیا اور احباب جماعت کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔

خیر سگالی کے پیغامات

میئر آف ''بو'' ٹاؤن نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے 52ویں جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ میں ذاتی طور پر اور لوکل کونسل کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ نے ہماری کمیونٹی کی ترقی کے لئے سارے ملک میں اور خاص طور پر BO شہر میں بہت کام کیا ہے احمدیہ مشن نے تعلیم اور صحت کے میدان میں تمام مشنز سے زیادہ ملک وقوم کی خدمت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کسی بھی قوم کی ترقی کیلئے مشعل راہ ہے۔

پیراماؤنٹ چیف آف BO ٹاؤن نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ خوبی صرف جماعت احمدیہ ہی میں ہے کہ جو ان کا قول ہے فعل کے ذریعہ اس کا ثبوت دیتے ہیں۔میں جماعت احمدیہ کو ملک میں مذہبی طور پر قوم کی بہترین خدمت پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

منسٹر آف سوشل افیئرز نے جماعت احمدیہ کے 52ویں جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور اپنی تقریر میں کہا کہ صدر مملکت مذہباً عیسائی ہیں۔لیکن ملک کا صدر ہونے کے ناطے تمام مذاہب کے بارہ میں اپنا مثبت رویہ رکھتے ہیں۔اسلامی تعلیمات کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اس کی وجہ جماعت احمدیہ ہے جو کہ اسلام کی پر امن اور بھائی چارہ والی خوبصورت تعلیم پیش کررہی ہے۔

چیف امام آف سنٹرل مسجد فری ٹاؤن الحاج شیخ تیجان سلاہ صاحب نے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ صدر مملکت نے اپنی دوسری ٹرم میں منتخب ہونے کے بعد جو ملک میں پہلی تحریک ''ایجنڈا فار پراسپیرٹی'' بنانے کی چلائی ہے وہ تبھی پوری ہوسکتی ہے جب لوگ تعلیم حاصل کریں اور متحد ہوکر ملک کی خوشحالی کیلئے کام کریں۔اس ملک میں ان خدمات اور منصوبہ بندی کے لحاظ سے جماعت احمدیہ ہی صحیح رنگ میں کام کررہی ہے۔کیونکہ ملک میں سکول اور ہسپتال قائم کررکھے ہیں اور متحد بھی ہیں۔میں جماعت احمدیہ کے ان اقدامات پرخراج تحسین پیش کرتا ہوں۔آخر پر انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ دیگر مسلمانوں کو بھی ایک ہاتھ پر متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈپٹی امیر آف یونائیٹڈ کونسل آف امامز اینڈ چیف امام آف قذافی سینٹرل مسجد نے صدر مملکت کی موجودگی میں

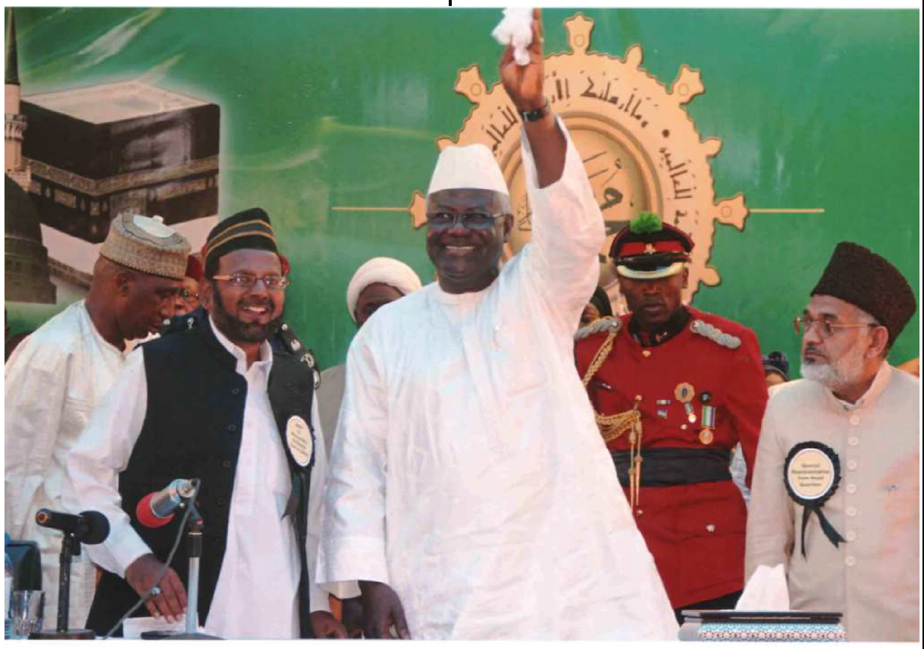

کہا کہ صدر مملکت نے پہلے جو ''ایجنڈا آف چینج'' شروع کیا تھا کہ لوگ اپنے آپ کو تبدیل کریں اور نیک عادات کا عادی بنائیں۔اگر کسی نے حقیقی طور پر کامیاب کیا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔کیونکہ صرف جماعت احمدیہ کی ہی طرف سے بوڑھوں ، نوجوانوں، بچوں،عورتوں کی تربیت کیلئے یکساں پروگرامز ملک کے ہر حصے میں مستقل بنیادوں پر جاری ہیں۔اور انشاء اللہ اب آئندہ آپ کے منصوبہ ''ایجنڈا فار پراسپیرٹی'' کو بھی کامیاب کرنے کیلئے جماعت احمدیہ ہی نمایاں خدمات سرانجام دے گی۔باقی مشنز یا آرگنائزیشنز پروگرام تو بناتے ہیں لیکن حقیقی عمل نہیں ہوتا۔

نمائندہ عیسائی مذہب بشپ ہمپر Humper نے اپنی تقریر میں جماعت کی سیرالیون میں اور دوسرے افریقن ممالک میں علمی اور طبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

ڈاکٹر عثمان فوفانہ سیکرٹری جنرل انٹر ریلجس کونسل نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے 52ویں جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔اور کہا کہ جماعت احمدیہ انٹر ریلجس کونسل کی ایک اہم اور سرگرم رکن ہے۔کیونکہ Inter Religious Council جس مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے اس کے قوانین کے مطابق جماعت احمدیہ ہی مکمل تعاون کے ساتھ عوام کی مذہبی طور پر خدمت کررہی ہے۔ ہر معاملہ میں جماعت احمدیہ کی انتظامیہ خاص طور پر امیر جماعت کی طرف سے خصوصی تعاون حاصل ہے۔

صدر مملکت کی تقریر

صدر مملکت سیرالیون HIS EXCELLENCY HON.DR. ERNEST BAI KOROMA نے جماعت احمدیہ سیرالیون کے 52ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے خطاب میں کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ میں جماعت احمدیہ ہی نہیں بلکہ اپنی قوم کے ایک اہم پروگرام میں حاضر ہوں۔میں یہاں جماعت احمدیہ کی ملک وقوم کی ترقی کیلئے خدمات کی قدر دانی کرنے اور خراج تحسین پیش کرنے کیلئے آیا ہوں۔اور بحیثیت صدر مملکت یہ بھی بتانے آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی گورنمنٹ اور سیرالیون کی عوام کے دل میں کتنی عزت اور احترام ہے۔

جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all hatred for none جس کا جماعت احمدیہ کئی سالوں سے صرف زبان سے دعویٰ ہی نہیں کررہی بلکہ اس کی عملی تصویر بھی دکھا رہی ہے۔یہ جماعت احمدیہ کا میرے لوگوں سے پیار ہی تو ہے کہ عوام کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے ملک کے ہر کونے میں سکول کھول رکھے ہیں۔اور بلاامتیاز ملت و مذہب لوگ جماعت کے سکولوں سے مستفید ہورہے ہیں۔اور Hatred for None کا یہ عملی نمونہ ہے کہ جماعت نے لوگوں کی صحت کی حفاظت کیلئے ہسپتال کھول رکھے ہیں اور ہر قسم کے لوگ بلاامتیاز ہسپتالوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔یہ آپ کی وسیع حوصلگی کا ثبوت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو آپ کے شانہ بشانہ چلنا چاہیے اور ان مقاصد میں آپ کی معاونت کرنی چاہیے۔میں بحیثیت صدر مملکت یہاں آیا ہوں کہ آپ کی ان خدمات پر مبارکباد پیش کرسکوں اور بتا سکوں کہ آپ کی دیرینہ خدمات پر مَیں اور ملک کے لوگ خوش ہیں اور ممنون ہیں۔

جماعت احمدیہ نے مذہبی حوالے سے بھی عظیم الشان کام کیا ہے۔سب مذاہب میں اخوت اور بھائی چارہ قائم کردیا ہے۔مجھے پختہ یقین ہوگیا ہے کہ اسلام باقی اکثر مذاہب کی طرح امن بھائی چارہ اور ڈسپلن کا مذہب ہے۔اسلام ایک امن اور نظم وضبط کا مذہب ہے۔آپ لوگوں نے وہ ماحول پیدا کردیا ہے کہ مسلمان اور عیسائی اور دوسرے مذاہب کے بچے اکٹھے سکول جاتے اور پڑھتے ہیں۔آپ لوگوں نے اس ماحول کو قوت دی ہے۔

مذہب اسلام امن اور اپنے آپ کو منظّم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔اور وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جو منظّم ہوں اور قوانین کا احترام کریں۔اور اس جلسہ کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے میں عوام کو ڈسپلنڈ ہونے کی مہم کا آغاز کرتا ہوں۔اس کانفرنس کو دیکھیں آپ کیسے نظم وضبط

سے بیٹھے ہوئے اوراتنی بڑی تعداد میں جمع ہیں اگر سیرالیون میں کسی اور جگہ اتنے لوگ جمع ہوتے تو بدامنی کی صورت پیدا ہوجاتی۔ یہ اسلام کی عظیم الشان تعلیم ہے جس کی عملی تصویر آپ لوگ بنے بیٹھے ہیں۔آپ لوگ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کیسے سیدھے قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں پانچوں نمازیں اپنے آپ کو منظّم کرنے کا سبق دیتی ہیں۔

میں جماعت احمدیہ کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ وہ میری قوم کو تعلیم دینے، صحت کی سہولیات میسر کرنے اور منظّم کرنے میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔آج پورے ملک میں اہم لوگ جیسے ڈاکٹرز، پروفیسرز، انجینئرز، اور بہت سے اعلیٰ افسران جماعت احمدیہ کی تربیت کے ہی مرہون منت ہیں۔

آخر پر صدر مملکت نے کہا کہ میں مہمان خصوصی مکرم سید شمشاد ناصر صاحب کے ذریعہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے سپریم ہیڈ حضرت خلیفۃالمسیح کو مبارکباد کا پیغام بھجواتا ہوں کہ وہ جماعت کی شاندار قیادت کررہے ہیں۔اسی طرح امیر جماعت سیرالیون کو مبارک باد دیتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جماعت سیرالیون کے لئے اچھی لیڈرشپ کا مظاہرہ کیا ہے اور ہر معاملہ میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کررہے ہیں۔ اور میں تمام حاضرین کے لئے نیک خواہشات رکھتا ہوں کہ جس مقصد کیلئے وہ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس کو حاصل کرنے والے ہوں۔میرے لئے یہ بہت عزت افزائی اور سعادت مندی ہے کہ جماعت احمدیہ کے 52 جلسہ سالانہ کے افتتاح کا اعلان کررہا ہوں۔

مکرم پروفیسر ابوسیسے صاحب وائس چانسلر آف جالا یونیورسٹی نے صدر مملکت، وزراء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اس طرح یہ پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے اس پہلے اجلاس میں صدر مملکت، کئی وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کے علاوہ گورنمنٹ افسران اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے معزز افراد نے شرکت کی۔

نماز جمعہ مہمان خصوصی مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں جلسہ کی اغراض ومقاصد اور درود شریف کی برکات پر روشنی ڈالی۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس مکرم سینوسی ایس دین صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوا۔

دو معزز مہمانوں نے خیرسگالی کے پیغامات دیئے۔

سیرالیون پیپلز پارٹی کے سابق نیشنل چیئرمین Alhaji U N S Jah نے اپنی تقریر میں جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی ۔ اور کہا کہ سیرالیون میں 70 سالوں میں جماعت نے اس ملک کے عوام کیلئے تعلیم اور صحت کے میدان میں کتنی خدمت کی ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا کہ صدر مملکت کی پچھلی کابینہ اور موجودہ کابینہ میں اکثریت ایسے منسٹرز کی ہے جو جماعت احمدیہ کے سکولوں سے تعلیم یافتہ ہے۔انہوں نے کہا کہ میں جلسہ سالانہ UK میں بھی کافی دفعہ شرکت کرچکا ہوں۔اور وہاں لوگوں کی اعلیٰ کوالٹیز اور اسلامی تعلیمات پر کاربند ہونے سے بھی آگاہ ہوں۔ان باتوں سے جو میں نے اندازہ لگایا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کا روشن اور شاندار مستقبل جماعت احمدیہ کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

نیشنل سیکرٹری جنرل Forum Of Islamic Organization سیرالیون مسٹر الحاجی مدنی کاباکمارا نے اپنی تقریر میں جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔اور کہا کہ اگر آپ لوگوں کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے خود مطالعہ اور Observe کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اگر کوئی آنحضور ﷺ سے محبت کرتا ہے یا اسلام کی سچی تعلیم پر قائم ہے اور دوسروں کو قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔

اس کے بعد مکرم یوسف کومے صاحب نے ’’رحمۃ للعالمین ﷺ‘‘ کے موضوع پر نہایت مؤثر اور واقعاتی رنگ میں تقریر کی۔

تقسیم انعامات

اس سیشن میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دوران سال اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے پرنسپلز، ہیڈ ٹیچرز، سکول مینیجرز اور نمایاں طور پر کامیابی حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس میں سندات تقسیم کی گئیں۔

....

مؤرخہ 9 فروری 2013ء جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔صبح 10:00 بجے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔

دوسرے دن بھی پہلے سیشن میں پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، چیفڈم سپیکرز اور سیکشن چیفس، قبائلی سردار، اعلیٰ افسران اور متعدد غیر از جماعت آئمہ کرام نے بھی شرکت کی۔

اس اجلاس میں سینیگال میں ریپبلک آف بینن کے کونسلر، امیر ومشنری انچارج لائبیریا مولانا نوید احمد عادل صاحب، مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب امریکہ اور مکرم ناصر احمد صاحب جرمنی نے مختصر تقاریر کیں۔ مؤخرالذکر دونوں مہمانوں نے سیرالیون میں ایک لمبا عرصہ بطور ڈاکٹر اور ٹیچر خدمت کی توفیق پائی تھی۔

اس کے بعد مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ نے تقاریر کیں۔نماز ظہر وعصر اور دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے بعد 4 بجے سہ پہر دوسرے سیشن میں خواتین اور مرد حضرات کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔مردانہ جلسہ گاہ میں دو تقاریر ہوئیں۔

لجنہ سیشن

خواتین کے اجلاس میں صدر لجنہ اماء اللہ گنی کناکری اور بعض غیر از جماعت مسلم ویمن آرگنائزیشنز نے خیرسگالی کے پیغامات دیئے۔انہوں نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی تربیت کے ہر شعبے میں مصروفیات کو قابل تقلید نمونہ قرار دیا۔

....

مؤرخہ 10 فروری 2013ء جلسہ سالانہ کا تیسرا دن تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

اختتامی اجلاس مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب کی صدارت میں صبح 10.00 بجے شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر اور مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا آخری سیشن اختتام پذیر ہوا اور احباب جماعت اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کوریج

- ......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 8 فروری 2013ء میں جلسہ سالانہ بنگلہ دیش اور جلسہ سالانہ سیرالیون کے منعقد کرنے کا ذکر فرمایا۔اور فرمایا کہ سیرالیون کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وفادار جماعت ہے۔اس پر احباب کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور جلسہ سالانہ کے ایام کی رونق دوبالا ہوگئی۔ احباب جماعت کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری تھے۔اور مختلف طریقوں سے اپنے اخلاص اور وفا کا اظہار کررہے تھے۔
- ......جلسہ کے آغاز سے قبل ٹیلی ویژن اور اخبار کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔جماعت کی طرف سے 1,300 کی تعداد میں خوبصورت جلسہ پوسٹرز تیار کرکے تمام ملک میں چسپاں اور تقسیم کئے گئے۔
- ......جلسہ کے پہلے سیشن کی Live کارروائی سیرالیون کے نیشنل SLBC TV کے علاوہ 3 دوسرے ریڈیوز نے نشر کی۔ اسی طرح ایک پرائیویٹ TV چینل AIT (African International TV) نے بھی لائیو کوریج دی اور مختلف اوقات میں ریکارڈنگ بھی نشر کرتا رہا۔ احمدیہ مسلم ریڈیو پر جلسہ کے تینوں دن کے پروگرامز لائیو نشر کئے گئے۔
- ......ہمسایہ ملک گنی کناکری کے ایک ریڈیو اسٹیشن نے پہلے دن کی لائیو کوریج دی اور TV پر ریکارڈنگ نشر کی۔
- ......ملک میں بڑے بڑے 11 ہردلعزیز ریڈیو اسٹیشنز نے جلسہ کی کارروائی نشر کی۔
- ......جلسہ کے ایام میں مختلف ریڈیوز اور TV کے نمائندوں نے مختلف مہمانوں کے 50 سے زائد انٹرویوز کئے۔جس میں جلسہ کے بارے میں مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔
- ......جلسہ کے دنوں میں اور جلسہ کے بعد مندرجہ ذیل اخبارات میں رپورٹس شائع ہوئیں:

Concord Times, Standard Times, Global Times, The Exclusive, The Tourchlight, Awoko, The New Citizen, Independant, Observer, Awareness, The Bang, We yone ,The Owl

ان تمام اخبارات نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی، طبی اور ملک وقوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے پر جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت کی تقریر کو شائع کیا۔مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں میں مقامی مشہور اخبار STANDARD TIME نے جماعت کی تعلیمی، طبی اور مذہبی میدان میں غیر معمولی خدمات کا ذکر کیا اور اس بات کو نمایاں طور پر لکھا کہ ہم احمدیہ مسلم جماعت اور اس کے بے لوث اور انتھک محنت کرنے والے مبلغین کو کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ان خبروں کے ذریعہ لاکھوں آدمیوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

بیعتیں

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوستوں میں سے 421 افراد کو جلسہ میں شمولیت کی بدولت قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

بک سٹال

جلسہ کے موقع پر بکسٹال کا بھی اہتمام کیا گیا جہاں کتب کے علاوہ Peace Conference اور بعض دوسرے اہم مواقع کی ویڈیو CD'S رکھی گئی تھیں۔اسی طرح امسال شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا کیلنڈر بھی رکھا گیا۔جلسہ کے موقع پر مرکزی ومقامی لٹریچر چار ملین لیونز سے زائد کا فروخت ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو خلافت احمدیہ کی برکت سے پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازے۔آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صحابہ مسیح موعودؑ کے تقویٰ کی روشن مثالیں

تقویٰ کی اہمیت اور روزمرہ امور میں تقویٰ کے اظہار کے بارہ میں مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب کا ایک مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25 مارچ 2010ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:

''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا...... یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا''۔ (کشتی نوح۔ صفحہ 12 تا 15)

عربی زبان میں تقویٰ کے معنیٰ پرہیز کرنے اور بچنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاحاً یہ دل کی اس کیفیت و حالت کا نام ہے جو قلب میں خیر و شر کی خلش اور نیکی کی تحریک و رغبت اور برائی سے نفرت و کراہت پیدا کرتی ہے۔ گویا تقویٰ اس فکر و احساس کا نام ہے جس کی بدولت ہر کام احکام خداوندی کے مطابق کرنے کی شدید خواہش اور تمنا پائی جائے اور ان کے خلاف عمل کرنے کی شدید نفرت و حقارت کا اظہار ہو۔

تقویٰ کے کئی مدارج اور باریک راہیں ہیں۔ تقویٰ شعار افراد بڑی باریک بینی سے تقویٰ کی شرائط و حدود پر قائم رہنے کے لئے مستعد اور سرگرم رہتے ہیں اور ان کے سیرت و کردار سے شان تقویٰ کی جو خوبصورت تصویر ابھرتی ہے وہ دلکش بھی ہے اور دلربا بھی، روح پرور بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔

✿...... حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بارہ میں حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ بیان فرماتے ہیں: حضرت میاں صاحب نے اگر کبھی ایک لفافہ بھی ذاتی طور پر کسی کے نام لکھا تو اپنے پاس سے ڈاک خرچ دیا اور اپنا حساب اتنا پاک صاف رکھا کہ مجھے اس پاکیزگی کا علم ہو کر بے حد خوشی ہوئی۔

✿...... حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ ریلوے میں ملازم تھے اور کسی جگہ سٹیشن ماسٹر تعینات تھے۔ آپؓ کا طریق تھا کہ جو قلی آپؓ کے گھر سے آپؓ کا کھانا لاتا تھا، آپؓ اس کا معاوضہ بھی ادا کرتے۔

ایک مرتبہ آپؓ کی اہلیہ محترمہ ایک مرغی بغیر بک کرائے بذریعہ ٹرین لے آئیں۔ آپؓ کھانے کے وقت گھر آئے تو مرغی کا سالن پکا تھا۔ جب آپؓ کو علم ہوا کہ اہلیہ صاحبہ بلا ادائیگی کرایہ ریل مرغی لائی ہیں تو فوراً آپ نے اس کے کرایہ کی رسید کاٹ کر رقم ادا کر دی۔

✿......ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) مہاراجہ جموں و کشمیر کے ہمراہ کشتی میں جھیل ڈل کی سیر کر رہے تھے۔ مہاراجہ کی پوجا پاٹ کرانے والا پنڈت بھی ساتھ تھا۔ اس دوران عصر کی نماز کا وقت ہوگیا تو آپؓ نماز پڑھنے لگے۔ پنڈت نے جب آپؓ کو نماز پڑھتے دیکھا تو مہاراجہ سے کہنے لگا: مہاراج! آپ نے دیکھا کہ مولوی صاحب نے آپ سے اجازت لئے بغیر نماز پڑھنی شروع کر دی ہے!۔

پنڈت نے اپنی بات کو دوہرایا بھی لیکن مہاراجہ نے اُس کو کوئی جواب نہ دیا۔ جب آپؓ نے نماز ادا کر لی تو پھر مہاراجہ نے پنڈت کی بات کے حوالہ سے آپؓ سے پوچھا کہ پنڈت کہتا ہے کہ آپؓ کو میرا (یعنی مہاراجہ کا) ڈر نہیں ہے۔ مہاراجہ نے یہ بات تین دفعہ آپؓ سے پوچھی اور آپؓ نے ہر بار نفی میں جواب دیا (یعنی آپؓ کو واقعی مہاراجہ کا ڈر نہیں ہے)۔ اس پر مہاراجہ کو شدید غصہ آرہا تھا لیکن اُس نے فقط یہی کہا کہ آپ عالم ہیں اور ہم عالموں سے ڈرتے ہیں، جب آپ عالم لوگ باہر ہماری نسبت بات کریں گے تو لوگ آپ کی باتوں کا یقین کریں گے اور اس طرح ہماری عزت پر حرف آئے گا۔ پھر مہاراجہ نے پنڈت کو گالی نکالی اور کہا: مولوی صاحب ہم سے ڈرنے والے نہیں، اگر ایسا ہوتا تو پہلے اجازت مانگتے پھر نماز پڑھتے۔ مگر آپؓ نے تو خدا کی نماز پڑھنی تھی اس لئے آپ کو خدا کا ڈر تھا ہمارا نہ تھا۔

✿...... حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ ڈلہوزی میں ایک دفتر میں ملازم تھے۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ میرے دفتر کا ہیڈ کلرک نہال سنگھ میرے نماز پڑھنے پر برا مناتا تھا۔ ایک دن اس نے افسر بالا سے شکایت کر دی کہ دفتری اوقات میں یہ نماز پڑھتے ہیں۔ افسر نے مجھے بلایا اور کہا تم نماز کے لئے دفتر کے اوقات میں چلے جاتے ہو؟ مَیں نے کہا درست ہے۔ اُس نے کہا جب تک میں اجازت نہ دوں تم نہیں جاسکتے۔

اُس وقت نماز ظہر کا وقت تھا۔ مَیں نے کہا: صاحب! مَیں نماز ضرور پڑھوں گا۔ اگر یہ بات ناگوار ہے تو مَیں کہے دیتا ہوں کہ اب مَیں نماز کے لئے جاتا ہوں اور آپ مجھے اس سے روک نہیں سکتے۔ یہ کہہ کر مَیں اُس کے سامنے دفتر سے نکل گیا اور سارے دفتر نے یہ نظارہ دیکھا۔

✿...... حضرت مسیح موعودؑ کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین ملحد و بے دین تھے۔ مرزا امام الدین کی مجلس میں چرسی اور بھنگی جمع ہوتے تھے۔ یہ لوگ اباحتی فقیروں کی طرح دین کا تمسخر کرتے تھے۔ مرزا امام الدین حضرت اقدس کی مخالفت میں اس قدر سرگرم اور بڑھا ہوا تھا کہ نومبر 1885ء میں یہ خود جاکر لیکھرام کو قادیان لایا۔ آریہ سماج کی تجدید کے تحت مرزا امام الدین اور اس کے زیر اثر بعض لوگ آریہ سماج کے رکن بنے۔ مرزا امام الدین کی وفات پر میاں محمد بخش نے نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ میاں محمد بخش قادیان میں قصائیوں کے جانور ذبح کیا کرتا تھا۔ جب اُس نے مرزا امام الدین کا جنازہ پڑھایا تو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کے لئے یہ انتظام فرمایا کہ بجائے اُس کے آئندہ میاں کرم داد احمدی جانور ذبح کیا کریں اور ایک قصاب کو احمدیہ چوک میں بٹھایا گیا۔ جس سے میاں کرم داد کا ذبیحہ گوشت خریدا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مرزا امام دین شریعت اسلامیہ اور اللہ تعالیٰ کی نسبت تمسخرانہ رویہ رکھتے تھے اور دہریہ خیالات کے تھے۔ ایسے شخص کا جنازہ پڑھانے والا شریعت کے احکام کا استخفاف کرنے والا سمجھا گیا۔

✿...... حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ فرماتے ہیں: میری ہمشیرہ (محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ) بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ (حضرت اقدسؑ) کے لئے یخنی پکائی گئی تو غفلت سے اس میں مکھیاں پڑگئیں۔ حضرت اقدسؑ کے گھر میں خدمت کرنے والی ایک خاتون جو دادی کے نام سے مشہور تھیں، اُنہوں نے شور ڈال دیا کہ مکھیاں پڑ گئی ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا اب ہم نہیں پئیں گے۔ اس نے کہا اَور کسی کو پلا دیں گے۔ فرمایا: جس کو ہم نہیں پیتے کسی کو بھی نہیں پینے دیں گے۔ چنانچہ حضورؑ کے حکم سے وہ یخنی گرادی گئی۔

✿...... تقویٰ، محبت و عقیدت کے اظہار کا آئینہ بھی ہے جو نیکی کی بنیاد پر استوار ہو اور اطاعت حکم باری تعالیٰ کا مظہر ہو۔ حضرت محترمہ صالحہ بی بی صاحبہؓ بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ سخت گرمی کے موسم میں ایک عورت جو مٹی کے کھلونے بیچنے والی تھی حضرت اقدس کے گھر میں آئی اور صحن کے کنویں کے پاس سر سے ٹوکرا اتار کر بیٹھ گئی۔ گھر میں خادمہ سلطانو اہلیہ کرم داد کو مخاطب کر کے کہنے لگی کہ مجھے بھوک لگی ہے۔ اس پر خادمہ نے اس کو دو روٹیاں دال ڈال کر دے دیں۔ اُس نے ایک لقمہ توڑا لیکن جب منہ کے قریب لے جانے لگی تو کہا کہ بی بی ایہہ عیسائیاں دا گھر تے نہیں؟ خادمہ نے پوچھا: تو کون ایں؟۔ اس نے جواب دیا: ''میں بندہ خدا دا تے امت حضرت محمدؐ رسول اللہ دی''۔ جب اُس کی یہ آواز حضرت اقدسؑ نے سنی تو اسی وقت اُس طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کو تسلی دو......اور اسے ایک روپیہ بھی دیا اور فرمایا کہ اس نے میرے پیارے کا نام لیا ہے اور باوجود اس کے کہ اس کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی اس نے تقویٰ سے کام لیا کہ لقمہ توڑ کر منہ میں نہیں ڈال لیا۔ پھر اس عورت نے روٹی کھائی اور خوش خوش چلی گئی۔

✿...... حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

......✿......✿......✿......

بندوں کے نہیں، خدا کے آگے جھکو

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 مارچ 2010ء میں مکرم جلال الدین شاد صاحب اپنی زندگی کا ایک ناقابل فراموش واقعہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو 1987ء میں پیش آیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

مَیں نیشنل بینک میں ملازم تھا اور شہر کی بڑی برانچ میں کام کر رہا تھا۔ ایک دن بینک کے زونل چیف نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں تمہیں شہر کی سب سے بڑی برانچ میں بطور مینیجر تعینات کر رہا ہوں۔ میرا انٹرویو کرنے کے بعد انہوں نے مجھے مینیجر بنانے کے لئے اپنے دفتر میں کارروائی کا حکم دیا۔ دو تین دن میں کارروائی مکمل ہوگئی اور میرے بطور مینیجر سٹی برانچ سیالکوٹ کے آرڈر ٹائپ ہوکر زونل چیف صاحب کی میز پر دستخطوں کے لئے آ گئے۔ لیکن ابھی انہوں نے دستخط کرنے ہی تھے کہ چند منٹ پہلے اُنہیں ہیڈ آفس سے اُن کی تبدیلی کے آرڈر مل گئے۔ اس پر انہوں نے مجھے بلا کر کہا کہ انہیں ابھی اپنی تبدیلی کے آرڈر ملے ہیں اور اگر وہ اب میرے آرڈر پر دستخط کر دیں تو نئے آنے والے زونل چیف کو حیرانی ہو گی کہ کیوں جاتی دفعہ انہوں نے سیالکوٹ کی سب سے بڑی برانچ کا مینیجر تبدیل کر دیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مَیں یہ آرڈر ابھی اسی طرح رکھتا ہوں اور نئے آنے والے زونل چیف سے بات کر کے انہیں آرڈر پر دستخط کرنے کے لئے کہوں گا کیونکہ تبدیلی محض بینک کی ترقی کے لئے کی جارہی ہے۔

دو تین دن بعد نئے زونل چیف آ گئے۔ چونکہ جانے والے زونل چیف انہیں میرے حق میں بہت سی باتیں کر کے انہیں سمجھا گئے تھے چنانچہ انہوں نے میرا انٹرویو کیا اور مطمئن ہوگئے۔ پھر کہا کہ کل چار بجے میرے پاس دفتر میں آ جائیں وہاں وہ اُسی وقت وہ آرڈر پر دستخط کر دیں گے۔ چنانچہ مَیں حسب وعدہ جب ان کے دفتر میں پہنچا تو وہ بڑی محبت سے پیش آئے اور مجھے کہا کہ آپ چائے یہاں بیٹھ کر آرام کے ساتھ پئیں۔ میں کچھ ضروری کاغذات پر دستخط کر کے آپ کو ابھی اپنے دفتر میں بلاتا ہوں۔ مَیں مطمئن ہوکر وہاں بیٹھ گیا اور چیف صاحب کا انتظار کرنے لگا۔ چونکہ چھٹی ہوچکی تھی اس لئے میرے دیکھتے دیکھتے سب سٹاف ممبر وہاں سے چلے گئے اور میں اکیلا وہاں بیٹھا رہ گیا۔ صرف ایک ملازم وہاں تھا جو بار بار چیف صاحب کے لئے کاغذات کبھی نیچے سے آ کر لے جاتا کبھی رکھ جاتا۔ جب وہ ملازم میرے پاس سے گزرتا میں اس کو کہتا کہ چیف صاحب کو بتاؤ کہ میں ان کا انتظار کر رہا ہوں۔ وہ بار بار مجھے یہی جواب دیتا کہ اس نے چیف صاحب کو بار بار یاد کرایا ہے۔ وقت گزرتا گیا اور شام کے سات بج گئے۔ خاکسار کی طبیعت میں مختلف قسم کی بیقراری پیدا ہو رہی تھی۔ اسی اثنا میں سامنے والی مسجد سے مؤذن کی مغرب کی اذان لاؤڈسپیکر سے بلند ہونے لگی جسے سن کر میری طبیعت میں ایک عجیب سی خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ پھر خوشی کی یہ لہر تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔ جب مؤذن نے حَیّ عَلَی الصّلوٰۃ کے الفاظ دہرائے تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بلا رہا ہے کہ آؤ نماز پڑھو اور اس کو یاد کرو، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب حَیّ عَلَی

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جنوری فروری 2010ء میں مکرم مظفر منصور صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

تم ہی کہو اے قبلۂ حاجات کس لئے
آئے تھے ہم جہان میں ہیہات کس لئے
دُوری میں تیری جلنا یہاں بھی وہاں بھی تھا
برپا ہوئی تھی بزمِ خرابات کس لئے
صحرا کی پیاس کا بھی مداوا کرے کوئی
دریا پہ جا برستی ہے برسات کس لئے
کوچے میں اُن کے حشر بپا ہے ستم زدو
ہے انتظارِ مرگِ مفاجات کس لئے
وہ شکوہ ہائے رنجِ تغافل وہ کیا ہوئے
منصورؔ کر رہے ہو مناجات کس لئے

الْــفَلَاح کے الفاظ دہرائے تو مجھے خیال آیا کہ اگر تم فلاح پانا چاہتے ہو تو آ ؤ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ جو قادر و توانا ہے۔

تب میں ایک دم اُٹھ کھڑا ہوا اور میرے دل نے یہ کہا کہ دنیا کو چھوڑ کر اپنے خدا کے آگے جھک جاؤ۔ دیکھو تین گھنٹے متواتر تمہیں بیٹھے ہوئے ہو گئے ہیں اور بار بار یاددہانی کرانے کے باوجود ایک عاجز انسان تمہیں نہیں بلا رہا لیکن خدا تعالیٰ تمہیں بلا رہا ہے چلو نماز پڑھو اور اسی سے ہر مدد طلب کرو۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ تمہارا بھی رازق ہے اور اس عاجز انسان کا بھی جس نے تمہیں تین گھنٹے سے زائد عرصہ تک یہاں بٹھایا ہوا ہے۔ یہ سوچ کر میں وہاں سے نکلا اور ارادہ کیا کہ کبھی زونل آفس نہیں آ ؤں گا اور نہ ہی زونل چیف کو ملوں گا۔ میں نے گھر جا کر نماز پڑھی اور مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوگئی کہ میں سمجھ گیا اللہ تعالیٰ مجھے اس سے زیادہ بڑے درجہ کا عہدہ دے گا جس کا زونل چیف وعدہ کر کے مُکر گیا ہے۔

دوسرے دن میں بینک میں ڈیوٹی پر گیا بینک کا مینیجر اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو گزشتہ شام کا تمام واقعہ شروع سے لے کر آخر تک سنایا۔ وہ تمام واقعہ سن کر کہنے لگا کہ مجھے کل زونل چیف نے فون کر کے بہت سرزنش کی تھی اور کہا تھا کہ تمہیں معلوم بھی تھا کہ (میرا نام لے کر) وہ قادیانی ہے اور میں کس طرح ایک قادیانی کو بینک کا مینیجر تعینات کر سکتا ہوں اور یہ بھی کہا کہ میں اس قادیانی کو سیکنڈ پوزیشن پر دوسری بڑی برانچ میں بھیجوں گا۔

پھر مینیجر نے کہا کہ ایک دن پہلے چیف صاحب نے تمہارے متعلق کئی دوسرے لوگوں سے بھی مشورہ کیا تھا اور سب نے تمہارے حق میں گواہی دی کہ اس وقت اس سے بڑھ کر کوئی اَور آدمی بینک میں اس قابل نہیں کہ وہ بڑی برانچ کا کاروبار چلا سکے لیکن ایک نے کہا کہ ہر بات ٹھیک ہے لیکن وہ قادیانی ہے۔ یہ سن کر چیف صاحب کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آئے اور اس نے کہا کہ ایسے ہی تم سب لوگ اس قادیانی کی سفارش کر رہے ہو۔

دو تین دن کے بعد چیف صاحب نے میری تعیناتی دوسری بڑی برانچ میں بطور سیکنڈ آفیسر کر دی۔ جب یہ آرڈر مینیجر کو ملے تو اُسی وقت ڈاک میں ہیڈ آفس سے میرے لئے آرڈرز آئے کہ مجھے ریذیڈنٹ آڈیٹر تعینات کر دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ ہیڈ آفس کے آرڈر تھے اور کسی صورت ٹالے نہیں جا سکتے تھے اس لئے زونل چیف نے شرمندہ ہو کر میرے آرڈر بطور سیکنڈ آفیسر کینسل کر دیئے۔ اُس وقت سے لے کر میں ریٹائر ہونے تک اس عہدہ پر گیارہ سال تک فائز رہا۔ اس دوران میں نے کبھی بھی زونل آفس کی شکل نہیں دیکھی نہ کسی سے ملا صرف اپنا کام کیا اور اپنے کام سے مطلب رکھا۔ وہ زونل چیف صاحب تیس سال سے زائد عرصہ تک یہاں سیالکوٹ میں تعینات رہے اور تمام سٹاف کو اتنا تنگ کرتے رہے کہ کئی سٹاف ممبرز نے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 22 مارچ 2010ء میں شامل اشاعت مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کی ایک غزل سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

مضطرب، بے کل، سراپا جستجو، بکھرا ہوا
ڈھونڈتا پھرتا ہوں تجھ کو کُو بکُو بکھرا ہوا
گردشِ ایام میں اُلجھا ہوا ہوں اس قدر
دیکھتا ہوں دُور سے جام و سبو بکھرا ہوا
کس قدر پُرکیف ہے اک موجۂ بادِ صبا
یار کی زلفوں سے ہو کر مُشکبو، بکھرا ہوا
ایک عالم گوش بر آواز سنتا ہے مجھے
وَجد میں آکر کروں جب گفتگو بکھرا ہوا

مکرم آدم عابد الیگزینڈر صاحب کا احمدیت کی طرف سفر

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا جنوری فروری 2010ء میں مکرم آدم عابد الیگزینڈر صاحب نے احمدیت کی طرف اپنے سفر کو مختصراً بیان کیا ہے۔

مکرم آدم عابد صاحب رقمطراز ہیں کہ ابتدائی عمر سے ہی مَیں مذہب سے متأثر تھا کیونکہ میرے خاندان کا تعلق عیسائی فرقہ Jehovah's Witness سے تھا۔ لیکن میرے سوتیلے والد رومن کیتھولک تھے اور اسی طرح جب خاندان میں کچھ دوسرے فرقوں کے لوگ شامل ہوئے تو میرے سوتیلے دادا نے مجھے میری عمر کے چھٹے سال میں ہی یہ سمجھانا شروع کیا کہ مجھے اپنے فرقہ کے علاوہ دیگر فرقوں کی معلومات بھی حاصل کرنا چاہئیں تاکہ میرے ذہن میں وسعت پیدا ہو۔ وہ بھی مجھے عقائد کے اختلافات سے آگاہ کرتے۔ چنانچہ میں یہوواوٹنس اور رومن کیتھولک کے عقائد کے ساتھ جوان ہوا اور بائبل کی تعلیمات کے ایک گروپ میں بھی شامل ہونے لگا جو ہر ہفتہ کے دوران تین بار منعقد ہوتا تھا۔ لیکن وہاں ہر بار اٹھنے والے سوالات مزید سوالات کو جنم دیتے تھے۔

بائبل میں انبیاء کرام کا تذکرہ پڑھتے ہوئے مَیں اُن سے ملاقات کرنے کے خواب دیکھا کرتا تھا۔ 14 سال کی عمر میں ملنے والی ایک خبر نے میرے روحانی سفر کا رُخ موڑ دیا۔ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ چونکہ میری اور میری بہن کی پیدائش شادی سے پہلے ہوئی تھی اس لئے آئندہ ہم یہوواوٹنس کے چرچ میں شامل نہیں ہوسکیں گے۔ میری والدہ نے ہمیں نصیحت کی کہ ہم خدا کو پانے کے لئے اپنی تحقیق جاری رکھیں اور جہاں سے بھی وہ ملے اُسے پائیں۔

چنانچہ مَیں نے مختلف مذاہب کے عقائد کا مطالعہ شروع کیا۔ پہلے بدھ ازم کی طرف مائل ہوا لیکن اندرونی اطمینان حاصل نہ ہوا۔ تب مَیں نے لمبی سیریں شروع کیں اور خدا کے بارہ میں سوچنے لگا کہ وہ کہاں رہتا ہے اور میرا اُس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ کیا مجھے اکیلے دعا کرنی چاہئے یا کسی چرچ سے وابستہ ہوجانا چاہئے؟

اس دوران میری ملاقات کالج میں اپنے پہلے مسلمان دوست سے ہوئی۔ اُس سے خدا کے وجود کے متعلق میری باتیں ہونے لگیں۔ جس قدر ہم بات چیت کرتے اُسی قدر مجھے احساس ہوتا کہ خدا کے بارہ میں میرے خیالات اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ چنانچہ اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کا مجھے شوق پیدا ہوا یہاں تک کہ مَیں 2007ء میں اپنی آنٹی کے پاس البرٹا چلا آیا۔

البرٹا میں مجھے خیال آیا کہ کسی مسجد میں جا کر اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کروں چنانچہ کسی سے مسجد کا پتہ پوچھ کر مَیں ایک جمعہ کے روز مسجد پہنچ گیا۔ وہاں ایک بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی جس کو انگریزی نہیں آتی تھی تاہم وہ میرے کہنے پر قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ لے آیا جس میں مختصر تفسیر بھی تھی۔ جوں جوں مَیں قرآن کا مطالعہ کرنے لگا میرے احساسات پر کوئی چیز غالب آنے لگی۔ چنانچہ مَیں نے آنکھیں موندلیں اور خدا سے باتیں کرنے لگا کہ اگر مَیں اُس کی تلاش میں کسی غلط راستہ پر چل نکلا ہوں تو وہ مجھے سیدھے راستہ پر ڈال دے۔ اس دوران مجھے کانوں میں کسی کے گانے کی آوازیں آنے لگیں۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ مسجد میں گانا گانا منع ہے۔ تاہم گانے کی آواز تیز تر ہونے لگی۔ یہ ایک مردانہ آواز تھی جو نہایت مسحورکُن تھی۔ مَیں نے اپنی آنکھیں بند ہی رکھیں۔ کچھ دیر بعد مجھے احساس ہوا کہ مسجد لوگوں سے بھرنے لگی ہے اور وہ ایسی زبان بول رہے ہیں جو میری سمجھ سے بالا ہے۔ مَیں نے آنکھیں کھول دیں تو دیکھا کہ مَیں سب سے اگلی صف میں بیٹھا ہوں اور میرے دائیں بائیں اور پیچھے لوگ بیٹھے ہیں۔ اسی اثناء میں لوگ کھڑے ہوگئے تو مَیں بھی کھڑا ہوگیا۔ پھر ’’اللہ اکبر‘‘ کی صدا آئی اور نماز شروع ہوگئی۔ میرے لئے پچھلی صفیں توڑتے ہوئے باہر جانا ناممکن تھا اس لئے مَیں بھی وہی حرکات کرنے لگا جو دوسرے لوگ کر رہے تھے۔ مَیں کَن انکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے نقل کرتا رہا۔ جب سلام پھیرا گیا تو مجھے محسوس ہوا کہ جیسے لوگ مجھے دیکھ رہے تھے۔ یہ جمعہ کی میری پہلی نماز تھی۔ جب مَیں کھڑا ہوا تو بہت سے لوگ میرے گرد آ گئے اور مجھ سے سوالات کرنے لگے۔ یہ صورتحال کسی حد تک پریشان کُن تھی۔ مَیں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ عاریۃً اپنے ساتھ گھر لے جانے کی اجازت اُن سے مانگی۔ لوگوں نے مجھے قرآن کریم اور رمضان کے بارہ میں بھی بتایا جو چند روز میں شروع ہونے والا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مَیں بھی اگر چاہوں تو بے شک روزے رکھ لوں۔ مَیں نے گھر جا کر یہ سب کچھ اپنی آنٹی کو بتایا۔ میری آنٹی اور اُن کی فیملی اِن معاملات میں میرے معاون تھے۔ جب مَیں نے سارا قرآن پڑھا تو وہ مجھے سنتے تھے۔ میری آنٹی اس بات پر خوش تھی کہ اسلام مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کا حکم دیتا ہے۔ حالانکہ ایک عرصہ سے وہ یہی سمجھتی آرہی تھی کہ اسلام میں مردوں کی طرف سے عورتوں کے حقوق نہیں دیئے جاتے۔ بہرحال رمضان کے اختتام تک مَیں بہت خوش تھا کیونکہ اس دوران مَیں نے بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔

دسمبر 2007ء میں جب مَیں اپنی فیملی کو ملنے ہملٹن پہنچا تو اسلام کے بارہ میں ساری باتیں اُن کو بھی بتائیں۔ اپنے گھر میں بھی مجھے اپنے خدا کی عبادت کرنے کی آزادی تھی۔ مَیں نے اپنے کالج والے مسلمان دوست کو بھی مسلمان ہونے کے بارہ میں بتایا تو اُس نے مجھے کہا کہ البرٹا کی مسجد شیعوں کی ہے اس لئے مجھے اُس دوست کے ساتھ اُس کی مسجد میں جا کر سنّی اسلام قبول کر لینا چاہئے۔ مَیں نے اُسے بتایا کہ مَیں صرف مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور فرقے میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

سنّیوں کی مسجد میں بھی پہلے دن مجھ سے بیشمار سوالات کئے گئے۔ پھر مَیں تین ماہ تک ایک مصری شخص کے ساتھ رہا جو حج کر کے آیا تھا اور اس نے مجھے نماز سکھائی، قرآن پڑھنا سکھایا اور دیگر اسلامی معلومات سے روشناس کروایا۔

جب میں نے اپنے سوتیلے والد کے ساتھ اُن کے ریسٹورنٹ میں کام شروع کیا تو مجھے علم ہوا کہ وہاں سے کچھ ہی فاصلہ پر بھی ایک مسجد ہے۔ جب مَیں نے اپنے والد سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے نصف گھنٹہ کی اجازت طلب کی تو انہوں نے مجھے اس مقصد کے لئے چار گھنٹے کی رخصت دیدی۔ جب مَیں پہلی بار مسجد پہنچا تو مَیں نے کوشش کی کہ میری نظریں کسی سے نہ ملیں تاکہ پہلی دو مساجد کی طرح مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ نہ ہو۔ لیکن مجھے خوشگوار حیرت تھی کہ کسی نے مجھ سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ وہ صرف مجھے السلام علیکم کہتے اور پھر آگے بڑھ جاتے۔ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر مَیں نے خطبہ جمعہ بھی سنا اور بہت لطف اٹھایا۔ چنانچہ اب ہر جمعہ کے روز مَیں وہاں جانے لگا۔

چند ماہ بعد ایک جمعہ کے روز ایک شفیق شخصیت (رومی ساہی صاحب) نے مجھ سے پوچھا کہ یہ مسجد کس فرقہ کی ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ فرقہ بندی میرے لئے بے معنی بات ہے اور مجھے صرف یہ معلوم ہے کہ یہ مسجد سنّیوں یا شیعوں کی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسجد ایک مختلف فرقہ کی ہے جن کے پاس ایک خاص لیڈر رہے جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد ہے۔ یہ وہ مسیح موعود ہیں جن کی آمد کی خبر تمام مذاہب میں دی جاچکی ہے۔ میرے لئے یہ خبر اتنی مسرّت انگیز تھی کہ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو اس کی اطلاع ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ یہ خبر دوسروں تک پہنچائے۔ انہوں نے مجھے بیعت سے متعلق بتایا تو مَیں اُسی وقت بیعت کرنے کے لئے تیار تھا۔ تاہم انہوں نے مجھے بیعت کرنے سے پہلے احمدیت کے بارہ میں مزید تعارف حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔

احمدیت کے بارہ میں مزید جاننا میرے لئے اہمیت نہیں رکھتا تھا کیونکہ مَیں خود کو ایمان لانے والوں میں ہی سمجھنے لگا تھا۔ تاہم مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کیا اور پھر دو احمدیوں (عطاء الواحد LaHaye صاحب اور انصر رضا صاحب) سے تفصیلی ملاقات بھی کی۔ انہوں نے مجھے کتاب ’’احمدیت یعنی حقیقی اسلام‘‘ پڑھنے کے لئے دی اور ایک ویڈیو دی۔ چنانچہ 16 ستمبر 2008ء کی شب مَیں نے بیعت فارم پر دستخط کر دیئے۔

اس وقت میرا زیادہ وقت اسلام احمدیت کی تعلیمات کے مطالعہ میں گزرتا ہے۔ ایک سو سے زیادہ کتب میرے پاس جمع ہو چکی ہیں۔ مَیں اپنی بیوی سے بھی اس بارہ میں گفتگو کرتا رہتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ آج کی دنیا کی روحانی قحط سالی کا مداوا صرف احمدیت کی تعلیمات ہی کر سکتی ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 22 مارچ 2010ء میں شامل اشاعت مکرم مبشر احمد محمود صاحب کی ایک غزل سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اس شہر میں چلی ہے یہ رسمِ وفا جُدا
خوشبو کو لوگ دیتے ہیں معنی جدا جدا
کاسہ ہو دست دل میں نہ لب پر سوال ہو
حسنِ طلب کو چاہئے طرز ادا جدا
مسموم کر دیا اسے گل چیں نے اس قدر
اب اس چمن کو چاہئے بادِ صبا جُدا
رہتا ہے نغمہ ریز ہی طائرِ قفس میں بھی
یہ اور بات ہوتی ہے طرزِ نوا جدا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
July 12, 2013 – July 18, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday July 12, 2013

00:00 World News
00:20 Seerat-un-Nabi
00:50 Darsul Quran: Recorded on February 11, 1996.
02:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:25 Beacon Of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam, the beacon of truth.
04:40 Benefits Of Ramadhan: A discussion programme about Ramadhan, talking about the advantages of fasting.
05:30 Quran Sab Se Acha
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:10 Yassarnal Quran
07:30 Rah-e-Huda
09:00 Indonesian Service
10:00 Darsul Quran: Recorded on February 12, 1996.
12:00 Live Friday Sermon
13:20 Noor-e-Mustafwi
13:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
14:05 Yassarnal Quran
14:30 Shotter Shondhane
15:35 Al-Maaidah: A series of culinary programmes teaching how to prepare a variety of dishes.
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
18:00 World News
18:20 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
19:25 Tilawat
20:25 Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
21:00 Friday Sermon [R]
22:05 Darsul Quran [R]
23:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Saturday July 13, 2013

00:50 Darsul Quran
02:40 Friday Sermon: Recorded on July 12, 2013.
03:55 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
04:55 Real Talk
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:15 Al-Tarteel
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
09:00 Friday Sermon: Recorded on July 12, 2013
10:10 Indonesian Service
11:30 Darsul Quran: Recorded on February 13, 1996.
13:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
13:30 Al-Tarteel
14:00 Shotter Shondhane
15:05 Innocence Of The Holy Prophet: Reply to the allegations made against the Holy Prophet Muhammad (saw) in the controversial film.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:25 Ramadhan Question And Answer
19:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:30 International Jama'at News
21:00 Darsul Quran [R]
22:30 Innocence Of The Holy Prophet [R]
23:10 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Sunday July 14, 2013

00:00 World News
00:15 Ramadhan Question And Answer
01:05 Darsul Quran
02:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:30 Dars-e-Hadith
04:00 Friday Sermon: Recorded on July 12, 2013
05:05 Ramadhan Question And Answer
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
06:50 Dars-e-Hadith
07:15 Yassarnal Quran
07:45 Faith Matters
08:40 Ramadhan Question And Answer
09:55 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on February 14, 1996.
12:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on July 12, 2013.
14:05 Bengali Replying To Allegations
15:00 Seerat-un-Nabi
16:00 Aao Kahani Sunain: A children's programme featuring stories in Urdu.
16:35 Yassarnal Quran
17:00 Beacon Of Truth
18:05 World News
18:20 Seerat Hazrat Masih-e-Maood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
19:00 Aao Kahani Sunain
19:30 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
20:25 Discover Alaska: Part 4 of a documentary which takes us on a journey to Alaska, the largest American state.
21:00 Darsul Quran [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:30 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Monday July 15, 2013

00:35 World News
01:05 Darsul Quran
02:30 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:15 Discover Alaska
03:50 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
04:50 Ramadhan Question And Answer
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
06:55 Dars-e-Hadith
07:15 Al-Tarteel
07:50 International Jamaat News
08:25 As-Sayyam: An Urdu discussion programme about Ramadhan where the scholars of Jamaat Ahmadiyya answer questions relating to the month of fasting.
09:00 Dars-e-Hadith
09:15 Seerat Hazrat Masih-e-Maood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:45 Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon recorded on April 26, 2013.
11:00 Darsul Quran: Recorded on February 15, 1996.
13:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
13:30 Al-Tarteel
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Seerat-un-Nabi: Part 1 in a series of programmes in response to the controversial film 'Innocence of Muslims'.
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:25 Dars-e-Hadith
18:45 As-Sayyam
19:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:15 Friday Sermon: Recorded on September 21, 2007.
21:05 Darsul Quran: Recorded on February 15, 1996.
22:35 Dars-e-Hadith
22:50 Seerat Hazrat Masih-e-Maood
23:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Tuesday July 16, 2013

00:15 World News
00:35 Dars-e-Hadith
00:55 Darsul Quran
02:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
03:40 Friday Sermon: Recorded on September 21, 2007.
04:30 Dars-e-Ramadhan
05:00 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
07:00 Dars-e-Hadith
07:30 Yassarnal Quran
07:50 Ramadhan-ul-Mubarak: A series of programmes answering various questions about Ramadhan with reference to Fiqah.
08:30 Insight
08:55 Prophecies In The Bible
09:55 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on February 17, 1996.
13:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30 Yassarnal Quran
14:00 Shotter Shondhane
15:00 Noor-e-Mustafwi
15:20 Spanish Service
15:50 Ilmul Abdaan
16:25 Real Talk
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:15 Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on July 12, 2013.
19:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:25 Insight
21:00 Dars-ul-Quran
22:30 Ilmul Abdaan
23:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Wednesday July 17, 2013

00:05 World News
00:30 Noor-e-Mustafwi
01:00 Darsul Quran
02:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:35 Prophecies In The Bible
04:20 Ilmul Abdaan
05:10 Ramadhan-ul-Mubarak
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
06:45 Dars-e-Malfoozat
07:00 Al-Tarteel
07:25 Jalsa Seerat-un-Nabi
08:15 Real Talk
09:30 Indonesian Service
10:30 Darsul Quran: Recorded on January 11, 1997.
12:10 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30 Al-Tarteel
13:10 Shotter Shondhane
14:10 Jalsa Seerat-un-Nabi
15:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:30 Faith Matters
16:15 Qur'anic Archaeology
16:55 Ramadhan Special: A children's programme based on Ramadhan and its related matters.
17:20 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Real Talk
19:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:15 Deeni-o-Fiqahi Masail
20:35 Qur'anic Archaeology
21:15 Darsul Quran [R]
23:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Thursday July 18, 2013

00:00 World News
00:15 Dars-e-Malfoozat
00:25 Al-Tarteel
00:50 Darsul Quran
02:30 Deeni-o-Fiqahi Masail
03:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:50 Ramadhan Special
04:15 Faith Matters
05:10 Jalsa Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
07:00 Dars-e-Hadith
07:20 Yassarnal Quran
07:40 Quran Sab Se Acha
08:05 Beacon Of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam, the beacon of truth.
09:45 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on January 12, 1997.
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon on July 12, 2013.
15:10 Seerat-un-Nabi
15:35 Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islamic lunar calendar.
16:15 Beacon Of Truth
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Quran Sab Se Acha
18:50 Islami Mahino Ka Ta'aruf
19:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:00 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
21:00 Darsul Quran [R]
22:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 05 July , 2013 | Issue No. 27

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر92)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب ہو گئے ہیں ملزم اترے ہیں گالیوں پر
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگ جفا یہی ہے
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز
وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے

(درثمین، صفحہ:78-79)

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ مارچ 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆......**اسلام آباد:** مشہور عالم سپریم کورٹ آف پاکستان نے بالآخر وقت نکال کر مکرم کنور ادریس صاحب کی دائر کردہ قانونی درخواست پڑھ ہی لی ہے جس میں احمدیوں کو ووٹ کے بنیادی حق سے محروم کرنے والے فیصلوں کا ذکر تھا نیز اس درخواست میں احمدیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹیں مرتب کرنے کے عجیب فیصلہ پر بھی آواز اٹھائی گئی ہے۔ فاضل عدالت نے متعلقہ محکمہ کو نافذ العمل فیصلہ جات کے ساتھ پیش ہونے کا حکم دیا۔ اس سماعت کے دوران ایک جج نے ریمارکس دیئے کہ ہم اس تمام معاملہ کو 1993ء کے ظہیر الدین کیس کے فیصلہ کے قانونی اصولوں کی ''روشنی'' میں دیکھیں گے (معزز جج صاحب کے ریمارک میں ''روشنی'' کا لفظ کچھ جچتا نہیں ہے)

اس موقع پر قارئین کے لئے مقدمہ ظہیر الدین بنام ریاست کی تمام تفصیل پیش کرنا تو ممکن نہیں ہے البتہ اس تفصیلی فیصلہ کا پیرا گراف نمبر 85 ضرور اس قابل ہے کہ قارئین اس کا اردو مفہوم پڑھیں اور حظ اٹھائیں:

جب ایک احمدی یا زیادہ احمدی سب کے سامنے کسی بینر پر لکھ کر، سینے پر بیج لگا کر، دیوار پر پوسٹر لگا کر یا کسی نمائشی گیٹ پر ''کلمہ طیبہ'' یا اسلامی شعائر میں سے کچھ بھی ظاہر کرتے ہیں تو احمدیوں کا یہ فعل سر عام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی توہین کے مترادف ٹھہرتا ہے۔

یقیناً اسلامی جمہوریہ کے اعلیٰ عدالتوں کی احمدیوں کو فراہم کردہ مذہبی آزادی اور آزادی اظہار رائے کے تحفظ کے متعلق محولہ بالا فیصلہ پر قانونی ماہرین اور انسانی حقوق کے لئے آواز بلند کرنے والے لوگ نوحے لکھتے بھی آئے ہیں اور توبۃ النصوح تک یہ نوحہ خوانی جاری رہے گی۔

☆......**لاہور:** شہر میں مولوی لوگ احمدیوں سے متعلقہ متفرق پرنٹنگ پریسوں کو پولیس اور انتظامیہ کی مدد سے مذہبی جنونیت کی بھینٹ چڑھانے میں خاطر خواہ کامیابیاں سمیٹنے کے بعد نچلا نہیں بیٹھ رہے ہیں۔ اور اب یہ فسادی لوگ شملہ پہاڑی کے قریب واقع سن رائز پرنٹرز کے درپے آزار ہیں۔

پولیس والوں نے اس پریس کے مالک مکرم نوید ملک صاحب کو خبر دی ہے کہ مولویوں نے آپ کے پریس کے خلاف درخواست جمع کروائی ہے۔ اور بطور ثبوت ''313 اصحاب'' نامی ایک کتاب بھی دکھائی۔ مکرم نوید صاحب نے بتایا کہ مولویوں کی پیش کردہ اس کتاب کا میرے پریس سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ نیز بتایا کہ میں نے تو اپنا پریس ایک اور پارٹی کو گزشتہ دو برسوں سے ٹھیکہ پر دے رکھا ہے۔ اس موقع پر پولیس انسپکٹر نے اظہار کیا کہ اس پر مولویوں کی طرف سے بہت زیادہ دباؤ ہے، بالآخر تفصیلی تلاشی کے باوجود کچھ بھی قابل اعتراض مواد نہ ملنے پر یہ پولیس والے چل دیئے۔

☆......**لاہور:** پریس کے متعلقہ مقدمات میں اسیری کاٹنے والے مکرم عصمت اللہ صاحب اور جلد ساز مکرم الطاف شاہ صاحب کو پولیس نے ضمانت کی عدم منظوری پر جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا ہے۔

☆......**رچنا ٹاؤن، لاہور، 6 مارچ:** مکرم عبد الرشید ناگی صاحب کی دو بیٹیاں بعمر گیارہ سال اور نو سال سکول سے پیدل گھر کو واپس آرہی تھیں کہ نامعلوم افراد نے چھوٹی بچی کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ چھوٹی بچی پاؤں میں درد کی وجہ سے اپنی بڑی بہن سے پیچھے رہ گئی تھی مگر جب یہ معصوم بچی گھر نہ پہنچی تو گھر والے اس کی خیریت معلوم کرنے سکول کی طرف گئے تو کافی تلاش کے بعد فیروز والا کے مرکزی بازار کی عقبی گلی میں بچی نظر آ گئی۔ پاس پہنچنے پر اس بچی نے بتایا کہ ایک آدمی نے اس کو ڈرا کر اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی اور کہا کہ تم مرزائی لڑکی ہو، وغیرہ وغیرہ۔ اغوا کار کے عزائم بھانپتے ہوئے اس چھوٹی بچی نے اس کے ہاتھ پر اپنے دانت زور سے گاڑ دیئے اور مدد کے لئے چیخنا شروع کر دیا۔ تب وہ آدمی اسے چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ تب بڑی بچی نے بتایا کہ گزشتہ دو دن سے اس حلیہ کا آدمی ہمارے سکول کے راستہ میں نظر آ رہا تھا۔

پولیس کو اغوا کی اس کوشش کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور نے تمام احمدیوں کو خصوصی احتیاط کرنے کا کہا ہے۔

☆......**فیصل ٹاؤن، 5 مارچ:** مکرم عامر مشہود صاحب ابن مکرم محمد عارف نسیم صاحب ''گلیکسی فور'' کے نام سے رائل پارک میں گزشتہ 14 برسوں سے کاروبار کر رہے تھے مگر لاہور پولیس کو شہر میں احمدیوں کا رزق حلال کمانا برداشت ہی نہیں ہے اسی لئے ایک ایک کر کے تمام احمدیوں کو بے روزگار بنانے کی منظّم مہم شروع کر رکھی ہے جس کی چند مثالیں ہم اپنے قارئین تک پہنچا چکے ہیں۔

پولیس والوں نے مکرم عامر صاحب کے دفتر پر مورخہ 5 مارچ اور پھر 7 مارچ کو چھاپہ مارا اور تفصیلی تلاشی لی مگر کچھ بھی قابل اعتراض مواد نہ ملا۔ قانون کے رکھوالوں کی ناکامی دیکھتے ہوئے مولویوں نے مارکیٹ میں بڑے بڑے احمدیت مخالف بینر لگوا دیئے۔ نیز مارکیٹ یونین نے تمام اخلاقی اور قانونی تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے سب احمدیوں کو مارکیٹ سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

☆......**سول لائنز، 17 مارچ:** شیخ طاہر احمد صاحب اپنے والد صاحب کو لے کر جا رہے تھے کہ تین موٹر سائیکل سوار مولویوں نے ان کو سانده کے قریب روک لیا، گالیاں دیں اور شیخ صاحب کے معمر والد کے ساتھ بدتمیزی کی حتی کہ باپ بیٹے کو گھونسے مارے۔ نیز دھمکی دی کہ اسلام قبول کر لو ورنہ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مکرم شیخ صاحب کے والد نے تمام بدسلوکی خاموشی سے برداشت کی بلکہ اپنے بیٹے کو بھی تلخ کلامی کرنے اور شرارت کا مقابلہ کرنے سے روکے رکھا۔ اس موقع پر جمع ہونے والے لوگوں نے ان دونوں باپ بیٹے کو آزاد کروایا۔ ان باریش غنڈوں نے دونوں احمدیوں کو جانے تو دیا ہے لیکن اگلی باران پر کب، کہاں اور کیسا حملہ ہوگا، کسے خبر؟؟

☆......**غازی آباد:** اقبال احمد گزشتہ سال برسوں سے شہر میں گوشت کی فروخت کا کام رہا تھا۔ نام نہاد کالعدم تنظیم سپاہ صحابہ کے مولوی آپ کی دوکان پر آئے اور کہا کہ گوشت کی فروخت ختم کر دو کیونکہ تم قادیانی ہو اور غیر مسلم کے ہاتھ کا کھانا شرعی لحاظ سے حلال نہیں ہے۔ مولویوں نے پنجاب پولیس کو اطلاع دی اور پولیس نے حکماً اس شخص کی دوکان بند کروا دی ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اقبال احمد نے دو سال قبل احمدیت ہی چھوڑ دی تھی۔

اس سارے واقعہ میں پنجاب پولیس کا ایک کالعدم تنظیم کے کارندوں کی اطاعت کرنا قابل غور ہے۔

☆......**لاہور:** سال 2010ء میں دو احمدیہ مساجد پر منظّم حملہ کے مقدمہ کے تعلق میں اطلاع ہے کہ 19 فروری کو مقدمہ کی سماعت تھی جس میں احمدیوں نے عینی شاہدین کو عدالت میں پیش کرنا تھا مگر شہر میں امن وامان کی انتہائی مخدوش صورت حال اور گلی گلی احمدیوں پر ہونے والے منظّم حملوں کے پیش نظر ان گواہان وعینی شاہدین کو کمرہ عدالت تک نہ لے جایا جا سکا۔

☆......**لاہور:** جماعت احمدیہ پاکستان کے اعلیٰ عہدیداران نے سیکرٹری داخلہ پنجاب سے ملاقات کرنے کی عرضی بھیجی جو خوش نصیبی سے منظور ہو گئی اور سیکرٹری داخلہ پنجاب سے لاہور شہر میں ملاقات کی گئی جس میں اس افسر اعلیٰ کو گزشتہ چھ ماہ کے معین اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی اطلاع دی گئی۔ اوران صاحب کو ملاقات میں زبانی طور پر گوش گزار کئے جانے والے امور تحریری طور پر مہیا کئے گئے تاکہ حجت تمام ہو۔

☆......**کراچی:** مکرم شوکت جاوید صاحب کی گمشدگی پر ان کی تلاش کی تمام کوششیں رائیگاں ٹھہریں تو 13 مارچ کو پتہ چلا کہ رینجرز نے سپر ہائی وے کے قریب گڈاپ ٹاؤن میں آپریشن کر کے چار پٹھانوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے دو مغوی بھی بازیاب کروائے ہیں اور ان کی شکلیں ٹی وی پر خبروں میں دکھائی گئی۔ تب مکرم شوکت جاوید صاحب کے اہل خانہ نے ان کو پہچان لیا اور رینجرز سے رابطہ کر کے ان کو گھر لے آئے۔

مکرم شوکت صاحب نے گھر واپس پہنچ کر تفاصیل بتائیں کہ کس طرح ان کو گڈاپ ٹاؤن سے تقریباً پانچ میل دور سبزی منڈی سے اغوا کیا گیا۔ اغوا کار تشدد کرتے رہے اور ان کا تقاضا تھا کہ جماعت احمدیہ کے اعلیٰ عہدیداران کی بابت معلومات فراہم کی جائیں نیز بتایا جائے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنی اور کیسی سیکیورٹی ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مکرم شوکت صاحب خوش نصیب ٹھہرے جو تاوان کی ادائیگی کے بغیر ہی آزادی کے سانس لینے لگے ہیں۔

☆......**چک 96 گ ب، ضلع فیصل آباد:** تحصیل جڑانوالہ کے آس پاس تمام بیروزگاروں اور غیر شرفاء نے ایک ہی وسیلہ روزگار پکڑ لیا ہے، اور وہ ہے خدا کے بھیجے ہوئے کی دشمنی کی کمائیاں کھانا۔ اس گروہ نے چند آوارہ لڑکے بھرتی کر رکھے ہیں جو جگہ جگہ جماعت کے خلاف پمفلٹ بانٹتے ہیں، سٹیکر لگاتے ہیں، اور ان پڑھ لوگوں کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرتے پھرتے ہیں۔ متفرق دیہات میں آباد اِکّا دُکّا احمدیوں کا بائیکاٹ کروانا ان لوگوں کا مشغلہ ہے۔ ان مفسدوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تصویر کو مسخ کر کے ایک پوسٹر چک 96 میں تقسیم کیا ہے جس پر گاؤں کے بڑے بوڑھوں نے ان کو سمجھایا بھی ہے۔ ان غنڈوں کو کام پر لگانے والوں نے اس گاؤں میں وال چاکنگ بھی کروائی ہے اور گاؤں میں جابجا ''خدام ختم نبوت، لبیک یارسول اللہ۔ ازسنی تحریک پاکستان'' وغیرہ درج ہے۔ جڑانوالہ کالج کے لڑکوں نے نفرت کے الفاظ سے بھرے، مشتعل کرنے والے مواد والے سٹیکر وافر مقدار میں جڑانوالہ کالج میں تقسیم کئے ہیں جن کو یہ کچے ذہن کے لڑکے پبلک ٹرانسپورٹ میں چسپاں کرتے پھرتے ہیں۔ الغرض جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ہر حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)